اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱۱ و ۱۲ — جلد ۶

معہ ضمیمہ

بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ و محرم ۱۳۰۱ھ مطابق اکتوبر و نومبر ۱۸۸۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوآبوں اور رئیسوں سے سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اغنیا سے ۶ متوسط اہل وسعت سے کم وسعت لوگوں سے ۱۲ آنے بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کریں و عامر خیر — خط کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے بنشان ذیل تا اطلاع عثمانی ہونی چاہیئے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری — مہتمم اشاعۃ السنۃ۔ لودہیانہ

ضروری گذارشین

۱— ان دو نمبرون میں اس ٹریکٹ کی تعمیل ہے جو ضمیمہ نمبر ۹ میں دیا گیا تھا۔ یہہ دونو حرف بحرف ملاحظہ گورنمنٹ کے لایق ہین مگر ہم گورنمنٹ کے تعمیلی وقت کے لحاظ سے ملتمس ہین کہ صفحات ذیل ضرور ملاحظہ فرماوین۔ صفحہ ۲۸۵ — ۲۹۴ — ۳۰۱ — ۳۱۱ — ۳۲۰ — ۳۲۲ — ۳۲۳ — ۳۲۹ —

۲— انہیں اکثر اخبارات ہندوستان کو صواب کی ہدایت کیگئی ہے جو اسکو قبول نکرکے اسکی مخالفت اختیار کرین وہ اپنا علم و ہنر دکہائین تہذیب و انصاف کو کام مین لاوین۔ اڈیٹر اخبار شیر قیصر کیطرح صرف دشنام و طعن سے ہمارے ساکت کرنیکی حرص نکرین اور یقیناً جان لین کہ ہم اپنے وقت کو رسالہ کو آبرو کو (بمقدار ذرہ ہی کیون نہ ہو) قوم کے لئے وقف کر چکے ہین لہذا ہم گالیون کے خوف سے قوم کی نصرت نہ چہوڑینگے اس راستہ مین جو مصائب ہمپر آوینگے سب سر پر لینگے۔ ان شاء اللہ مسلمون سے وہی لوگ مراد ہے کے مصداق نہین گے۔ چوجبت نماذ جاجوبا۔ پنڈت رہی ہے ہمارے

۴— ان رسایل کے مضامین سے کسی مسلمان کی ضرر رسانی مدنظر نہین اور نہ کوئی ایسی بات اسمین درج ہے جس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچے جو کچھ لکھا ہے اس سے اپنی ضرر کی مدافعت مدنظر ہے۔

۴— ان رسایل مین بعض مسلمانون کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہے اس سے بھی پہلے ہی ضرر کی مدافعت مدنظر ہے اسکو مسلمانونکی ضرر رسانی سمجھنے یا مخبری قرار دینے والے پہلے اپنے ہر ۳ جلد ۱۱ اور شیر قیصر نمبر ۱ جلد ۱ اور رسالہ انتظام للساحل جامع الشواہد زر دو ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکھین کہ پہلے کون باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہے اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہے پھر جو کہنا ہو سو کہے۔

۵— جو ہمارے اس طریق مدافعت کو سابق، روش مصالحت کے مخالف قرار دیوے یہ جان لین کہ ہمنے یہ طریق ان ہی لوگونسے اختیار کیا ہے جو مسلمانون مین اتفاق و مصالحت ہونی نہین دیتے ان سے پہلے کہ مخالفت علیٰ تاکید مصالحت و موافقت ہے اور جو کہ ہمارون پر مباحث سے شخصی بحث کرنیکا الزام دین وہ یہہ جان لین کہ یہہ کسی ایک شخص سے بحث نہین ہے یہ ایک قومی بحث ہے۔

۶— یہہ دو نمبر جب درخواست شائقین معمولی تعداد سے ساڑہے چار سو پرچہ زاید چہپے ہین جو فی نمبر ۸ ریاہم مگر حسب حیثیت خریدار) پینگے خریدار ۵ پرچہ کو چہارم حصہ قیمت علاوہ ۲ پرچہ کو سوم حصہ قیمت علاوہ

چشمہ نور پریس واقع امرتسر پنجاب میں چھپکر شائع ہوا

جواب مشیر قیصر سی

نمبر ۴

مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مؤاخذہ کا

جواب

لائق توجہ برٹش گورنمنٹ

شیخنا و شیخ الکل† مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتھم کی مجمل سرگذشت مکہ تو ہم ضمیمہ نمبر ۹ جلد ۶ مین بعنوان **مژدہ** تحریر کر چکے ہین جس سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا ہوگا کہ جو اراجیف (خوفناک خبرین) ہمارے خیر خواہان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کی ہین اکثر حصہ محض خلاف واقع ہے۔ از انجملہ سچ ہے تو اسیقدر ہے کہ مولانا ممدوح پاشائی محل مین بلائے گئے اور تین دن تک وہان رہے اور اُن سے اُن تہمتون کی جو لوگون نے اُن پر لگائی تھین جواب لئے گئے آخر وہ اُن سے بری قرار دئے گئے اور پاشائی چٹھی یا سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وہان سے بے مزاحمت احدی واپس ہوکر اپنے وطن مین آپہنچے۔ اسمقام مین ہم اس اجمال کی تفصیل کرتے ہین اور جن امور سے بحث کرنیکا اس مضمون مین وعدہ دے چکے ہین اُن سے بحث کرنا چاہتے ہین مگر قبل از بحث چند امور کی تمہید مناسب سمجھتے ہین۔

(۱) جو کچھ ہم آیندہ کہین اگر وہ کسی کو اپنے خیال و تحقیق کے مخالف معلوم ہو تو سمجھ سکر بیان مین معذور سمجھے یا درحسن ظنی و اولوالعزمی کو کام مین لاکر ہمارا بیان لین کہ ہم اپنی فہم و اعتقاد مین (کسیکو وہ غلط ہی کیون نہ معلوم ہو) معذور ہین اور اُس کے بیان و اظہار مین اپنی دیانت و ایمان و عقل و مصلحت کیطرف سے مجبور ہین **وَلِلنَّاسِ فِیمَا یَعْشَقُونَ مَذَاہِبُ**

† یعنی شیخ العرب والعجم۔ (دیکھو صفحہ (۱) ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶)۔

اطلاع ۔ تقسیم ہر جواب مضامین تحریر نمبر ۴ کے بعد ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو ہوگی ۔ ہر نمبر کی قیمت ۱ آنہ ہوگی ۔ ۱۲ نمبر کی قیمت ۱۲

اور جو لوگ ہمارے بیان کو خود غرضی یا خوشامد یا بناوٹ گمان کرین وہ ذرا غور و تامل سے کام لیکر یہہ سوچین کہ جو باتین ہم کہتے ہین وہ کیسی ہین۔ واقعی یا محض بناوٹی۔ اگر وہ کسیکو بناوٹی معلوم ہون تو وہ اُن کے دلایل کو جو ہم بیان کرینگے غور سے پڑہین اور اسپر انصاف سی داد دین اپنے اوصاف کمال عقل و انصاف کا لحاظ رکہین۔ ہماری طرف کچہہ خیال نہ کرین۔ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَا قِیْلَ لَا اِلٰی مَنْ قَالَ فَاِنَّ الْمُحَقِّقِیْنَ یَعْرِفُوْنَ الرِّجَالَ بِالْحَقِّ لَا الْحَقَّ بِالرِّجَالِ۔

(۲) مسئلہ جہاد (جو اسلام مین مسلّم ہے) کے معنی اہلحدیث عموماً اور مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث خصوصاً ایسے سمجہی ہوئے ہین جن سے اکثر متدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہین ہے۔ اِس معنی کی تشریح کچہہ تو اشاعۃ السنۃ کے مقامات مفصلہ† حاشیہ مین ہو چکی ہے اور کچہہ نواب صاحب بہوپال کے متعدد تالیفات (حطہ۔ اتحاف۔ ہدایۃ السائل۔ موائد العوائد۔ روضہ خصیب تاریخ جدید بہوپال۔ ترجمان وہابیہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے۔ اور پوری تشریح ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین ہے (جسکی اشاعت اب بہت جلد ہونیوالی ہے)

اس تشریح کا مجمل ماحصل یہہ ہی کہ مسلمان رعایا کو اپنے گورنمنٹ سی (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اُس کے امن و عہد مین وہ آزادی کے ساتہہ شعار مذہبی اداے کرتی ہو) لڑنا یا اُس سے لڑنے والون کی جان و مال سے اعانت کرنا جایز نہین ہی و بناءً علیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہی۔

† وہ مقامات یہہ ہین جلد دوم کا ضمیمہ نمبر ۶ صفحہ ۳ و ۴۔ نمبر ۸ صفحہ ۲۴۹۔ نمبر ۹ صفحہ ۲۷۳ وغیرہ۔ اور جلد سوم کا نمبر ۸ صفحہ ۲۳۸۔ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۰۳ اور جلد چہارم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۶۔ نمبر ۵ صفحہ ۱۲۸۔ نمبر ۸ صفحہ ۲۳۷۔ نمبر ۱۰ صفحہ ۳۱۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۱ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۷ اور جلد پنجم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۲۲ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۴۹ وغیرہ اور جلد ششم کا نمبر ۴ صفحہ ۱۰۴۔ نمبر ۶ صفحہ ۱۷۷۔ نمبر ۷ صفحہ ۲۱۸ وغیرہ۔

اور یہہ وہ جہاد نہین ہے جسکا دین اسلام مین حکم آچکا ہے۔

جن لوگون کو اس مسئلہ مین اہلحدیث سی خلاف ہی انکی نسبت ہم یہہ تجویز کہ اُن کے مذہب نے انکو اس کے خلاف کی ہدایت کی ہے" نہین کر سکتے اور کسی اسلامی مذہب یا اس کے تمام لوگون کو ناحق متہم کرنا نہین چاہتے اور بعض اشخاص کا گناہ ہم سب کے ذمہ نہین لگاتے انکی نسبت ہم صرف یہہ کہین گے (چنانچہ پہلے بھی نمبر ۱ جلد ۵ مین کہہ چکے ہین) کہ وہ اس خلاف مین اپنے اصل مذہب کے پیرو نہین ہین اپنے ذاتی غلط خیال یا جہالت یا نفسانیت کے دہوکہ مین آئے ہوئی ہین۔ اصل مذہب اسلام اور اسکے فروعی مذاہب اس ہدایت خلاف سے بری ہین۔

(۳) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سی بغاوت ۱۸۵۷ء کو شرعی جہاد نہین سمجہا۔ بلکہ اسکو بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد خیال کرکے اسمین شمولیت اور اُسکی معاونت کو معصیت قرار دیا۔ اور اُس کے برعکس اس غدر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی مین ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اُسکے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کمپ مین پہونچائی جس پر گورنمنٹ کیطرف سے بہی قدردانی و توجہ ہوئی اسکی پوری تفصیل سرکاری کاغذات مین موجود اور کسیقدر نمبر ۱ جلد ۵ اشاعۃ السنہ مین بہی ہو چکی ہی۔

(۴) مولوی رحمت اللہ کرانوی مقیم مکہ اُن ہی لوگون مین سی ہے جو جہاد کے صحیح معنے سمجہنی مین اہلحدیث کی مخالف ہین اُس نے مسئلہ جہاد کی اُس مخالفانہ اور غلط معنی کے دہوکہ مین آکر بغاوت ۱۸۵۷ء مین بشمول اور مولویان† و اکابر گروہ حنفیہ (مولوی فضل حق خیرآبادی مولوی سرافراز علی گورکہپوری۔ حاجی امداد اللہ (پیر پیران‡ و مولویان دیوبند۔ گنگوہ

† ان مولویون کا ذکر مولوی رحمت اللہ کے ساتہہ ایک غرض سی ہوا ہی جسکا اظہار امر ششم مین ہوگا ان پچہلے قصون کی یاد دہانی بے غرض چہیڑ نہین ہی۔

‡ دیکہو اخبار مشیر قیصر نمبر ۶ جلد ۸ مین اشتہار مولوی محمد یعقوب مدرس دیوبند۔

سہارنپور وغیرہ) مولوی عبد القادر رلودہیانوی۔ اور اُن کے فرزندان مولوی عبد العزیز۔ مولوی محمد و مولوی سیف الرحمن† وغیرہ نہ صرف شامل بلکہ اس مفسدہ کے بانی مبانی تھے اور کمان افسہ کہلاتے۔ جب مفسدون کو شکست ہوئی اور فتح گورنمنٹ کے حصہ مین آئی تب مولوی رحمت اللہ نے مکہ مکرمہ کی راہ لی۔ مکہ مکرمہ مین اُسکی اقامت اختیار کرنے کی یہی وجہ ہے۔ اِس مفسدہ مین اُن لوگون کی شرکت کا ثبوت سرکاری کاغذات مین موجود ہے۔ اور اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۵ مین بھی کچھ اِسکا ذکر ہو چکا ہے۔

(۵) مولوی رحمت اللہ مذکور کو اگرچہ عیسائیون کی رد و جواب مین باعانت ڈاکٹر وزیر خان بڑا دخل رہا ہے مگر اسلامی علوم خصوصًا قرآن و حدیث مین اُسکو چندان مہارت نہین ہے اور اسیوجہ سے وہ بلا واسطہ تقلید سابقین قرآن و حدیث پر نہیں پہنچ سکتا اور نہ اسپر عمل کرنیکو جائز نہین سمجھتا اور جو لوگ بلا واسطہ پہلے علماء کے قرآن و حدیث کو پڑھین یا اُسپر عمل کرین اُنکو وہ مکہ مکرمہ مین چین نہین لینے دیتے۔ ایک بزرگ (شیخ محمد نامی) حرم محترم مین حدیث پڑھا کرتے تھے اُس نے اُنکو حکمًا اِس سے ہٹا دیا۔ پھر وہ ایک مدت تک

† یہ سیف الرحمن ابتک غایب ہے۔ اپنے بھائیون عبد العزیز وغیرہ کے ساتھ گورنمنٹ کے اشتہار امان بخشی جاری ہونے پر لودہیانہ مین نہین آیا۔ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶ مین جو ہم نے خلیل الرحمن مقیم بمبئی کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ شاید یہ وہی سیف الرحمن ہوگا اسپر لودہانہ کے بعض لوگون نے اعتراض کیا ہے کہ یہ وہ سیف الرحمن نہین ہے ہمنے اسکے جواب مین ان سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر اسکے وارثان و احباب شہادت ثقات سے ثابت کر دین کہ یہ خلیل الرحمن اور وہ سیف الرحمن اپنے رسالہ مین درج کر دینگے تو ہمارا کچھ بس نہین ہے ہمارے پاس اُنکی طرف سے کچھ ثبوت پیش نہین ہوا جب وہ ثبوت پیش کرینگے ہم فورًا اسکو درج رسالہ کر دینگے ہماری نظر سیف الرحمن پر ہے خلیل الرحمن سے (اگر وہ اور ہے) اہکو

†† حاجی امداد اللہ نے بھی تباہی سے ہندوستان سے ہجرت اور مکہ مکرمہ مین اقامت اختیار کی ہے جب بھاگ ہندوستان اب زندگی محال ہے اور ابتلاء حبشہ کی وارد گیر سے جاں بچانا مشکل ہے تو ہمارے ملک مین آنے سے اُن عقیدتمندون کو کیا عذر ہے

ہ نہ ہندوستان تاب وصال ہے نہ ہی رُوخان ۔ گئے گزشت و ترس خدا را بہانہ ساخت ۔

ایک حلوائی (عبداللہ نامی) کی دوکان کی ایک کوٹھری مین چھپکر حدیث پڑہاتے رہی اُسکو بہی اُس نے (جب مطلع ہوا) بند کرا دیا۔ **ایک دفعہ** ایک کتاب حدیث عربی **سفر السعادت** (تصنیف علامہ مجد الدین صاحب قاموس) مکہ مین آئی اور شائقین حدیث نے اسکی ترویج و اشاعت چاہی تو اُسکو بہی اُسنے جاری نہ ہونے دیا۔ خاکسار نے مکہ مکرمہ مین چار مہینہ رہکر اکثر ان حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہی صرف سُنی سنائی باتون کو بیان نہین کر دیا۔

(۶) مولوی **رحمت اللہ** اور وہ مولوی جو غدر ۱۸۵۷ء مین اسکی شریک تھی اور ان کے اتباع و ذریات جو اب ہندوستان پنجاب مین موجود ہین۔ **اہلحدیث** کے عموماً (عمل بالحدیث و ترک تقلید کے سبب) اور مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے خصوصاً (انکے سرگروہ اہلحدیث ہونے اور غدر ۱۸۵۷ء مین شریک نہ ہونے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی کرنے کے سبب) دلی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور جہان تک انکا بس چلے وہ انکی تکلیف دہی و ایذا رسانی (ہاتہہ سی تلوار سے زبان سے بیان سے) اپنا مذہبی فرض جانتے ہین۔

مولوی **رحمت اللہ** کا عموماً اہلحدیث کو تکلیف دینا امر پنجم مین بیان ہو چکا ہی اور خصوصاً مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی تکلیف دہی کے فکر مین رہنا ایک مدت سی مشہور ہے۔ تہوڑا عرصہ ہوا کہ مکہ مین بعض لوگ بار اور حج پہنچے تو اُسکی زبان سی یہہ بات سُن آئے ہین کہ اگر مولوی سید محمد نذیر حسین ایک دفعہ یہان مکہ مین آجاوے تو پہر جان سلامت نہ لیجاوے۔ یہہ بات مجہی ایسے شخص سے پہنچی ہے جسکو مین ولی مادر زاد کہہ سکتا ہون اور مین خود بہی جبکہ مکہ مین مقیم تہا مولوی رحمت اللہ کی زبان سے مولانا ممدوح کے حق مین مغلظ دشنام سُن چکا ہون اُسیدن سے مینی مکہ سے کوچ کرنیکا قصد کیا ورنہ مین حج کے بعد سال بہر کا ارادہ قیام رکہتا تہا جس سے صرف چار پانچ مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔

یہی حال اور مولویون کا ہی جو مولوی رحمت اللہ کے ۱۸۵۷ء مین شریک حال یا اُس کے شریکون کے مرید و ہمخیال ہین۔ از انجملہ لودہیانہ والے مولویون نے تو اہلحدیث کی نسبت

واجب القتل ہونیکا صاف فتوی دیا ہے۔ چنانچہ رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن المفاسد** لکھدیا ہے کہ حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ انکو قتل کرین اگر وہ لاعلمی کے عذر سے توبہ کرے تو انکی توبہ قبول نہ کرین"۔

† اس رسالہ کا مولف مولوی **محمد** پسر مولوی **عبد القادر** لودہیانوی ہے (دیکھو ذکر صفحہ ۲۰ میں گمنام) ہمنے اس رسالہ کا ذکر اس سے پہلے دو دفعہ کیا (اول اشاعۃ ۴ میں بعنوان منبعیہ نمبر۱ جلد۳ ثانیاً اشاعۃ ۵ میں بعنوان رسالہ نمبر۵ جلد۶) مگر اسکو مؤلف کا نام اس خیال سے نہ لیا کہ شاید یہ لوگ بحکم العاقل تکفیہ الاشارۃ ہمارے اجمالی اشتہارون کو سمجھ جائین اور اپنے تشدد سے باز آئین مگر جب ان اجمالی اشتہارون نے ان پر اثر نہ کیا اور انکا تشدد روز بروز بڑھتا نظر آیا تو ناچار کہو انکا نام لینا پڑا تاکہ کوئی ملک یا قوم کا خیرخواہ (گورنمنٹ یا خود رعایا) انکو اتنا تو پوچھے کہ تمہارا اپنے مخالفین مذہب پر حکم قتل (اگر یہ عام لوگون مین نا گیا) کیا اثر پیدا کریگا؟ اور کیا اس سے سفدہ مشہ کا نمونہ جلوہ گر ہوگا۔

اُن کا یہ حکم قتل مخالفین مذہب کسی **غلط فہمی** سے **جہاد** پر مبنی ہے۔ اور انکا یہ غلط خیال نہ صرف انکے دل کو قتل وجہاد مخالفین پر برانگیختہ کرتا ہے بلکہ ان کی قلم و زبان کو بھی اس قتل وجہاد کی ترغیب مین جاری کہتا ہے۔ رسالہ **انتظام المساجد** مین تو انکا حکم بریں حکم قتل ناظرین نے دیکھ لیا ہے **ایک** اور رسالہ (انتصار الاسلام) مین جس ان سب بھائیون (عصمۃ اللہ وعبد اللہ) نے ملکر تالیف کیا اس قتل وجہاد کا جابجا نہ صرف ذکر بلکہ اسپر فخر موجود ہے (دیکھو دیباچہ اس رسالہ کا صفحہ ۳ اور رسالہ کا صفحہ ۳-۱۹-۲۰ وغیرہ) اور **طرفہ** لائق افسوس یہ کہ یہ لوگ بحکم مذکور ہنود کو نامی چند ۰ **سلطان روم** (سلطان مکہ وسلطنتہ) کو بھی اپنا ہمخیال بناکر **بدنام کرنا** چاہتے ہین اور اس رسالہ مین یہ جتاتے ہین کہ جس جہاد کے ہم مدعی ہین جناب سلطان روم بھی جہاد کیا کرتے ہین اور جو انکی ملکی اسائین اقوام غیر سے قایم ہتی ہین وہ بھی جہاد ہے جسکو ہم فی سبیل جہاد سمجھتے ہین ہم حیرت وتعجب مین ہین کہ یہ سائل جنمین قتل جہاد مخالفین مذہب کی کھلم کھلا ترغیب پائی جاتی ہے گورنمنٹ مین پیش نہین ہوتے؟ یا پیش ہوکر کسی مصلحت سے نسو

اور گلابی چو ورقہ (جو زرد رو ہوکر ۲۰ صفحہ مین مطبع فیض عام دہلی مین دوبارہ چھپا ہی +
اور اسپر لودہانہ - پانی پت - دیوبند - گنگوہ - رامپور وغیرہ کے علماء کی مہرین زیادہ
کی گئی ہین) والے بہی اُن (لودہانہ والون) سے کچہہ کم نہین ہین اونہون نے بہی اس
زرد رو رسالہ کے صفحہ ۱۹ مین صاف لکہدیا کہ جس قدر شمشیر دست و زبان کے ذریعہ سی انکا
مقابلہ کیا جاوے تہوڑا ہے -

اب اس سی بڑہکر روشن دلیل انکے اہلحدیث کے جانی دشمن ہونے اور ان کے خون کی پیاسے
ہونے پر کوئی کیا چاہیگا - انکی ان تحریرات سی (جنمین لفظ قتل و شمشیر موجود ہے) بہی منصفین
حکام و عامہ ناظرین کو ان کے دشمن اہلحدیث ہونیکا یقین نہ آیا تو معلوم نہین اور کس دلیل
سے اور کب یہہ یقین آئیگا - کیا تب ہی جبکہ غدر ۱۸۵۷ء کی طرح اہلحدیث پر غدر مچایا جاویگا
اور اہلحدیث کا گلا کاٹا جاویگا -

(۷) سلطنت روم ہمارا فخر ہے اور سلطان روم

ہماری عزت کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہی اور سلطان ایک اسلامی پادشاہ
لیکن امن عام و حسن انتظام کی نظر سے (مذہب سی قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم
مسلمانون کے لئے کچہہ کم فخر کا موجب نہین ہی اور خاصکر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہہ سلطنت
بلحاظ امن و آزادی اسوقت کی تمام اسلامی سلطنتون (روم ایران خراسان) سے بڑہکر فخر کا
محل ہے - مذہب عیسائی کو تو کوئی مسلمان حق پر نہین سمجہتا اور جو حق پر سمجہے وہ مسلمان نہین
ہے اس مزید فخر کا موجب و مقتضی برٹش گورنمنٹ کا اہل اسلام کو مذہبی آزادی دینا اور انکے
مذہبی امور مین دست اندازی نکرنا ہے -

ریاست روم بھی گو اس آزادی کی رعایت سی معرا نہین ہے کیونکہ مختلف مذاہب
(عیسائی یہود وغیرہ) کے لوگ اس سلطنت مین باامن اوقات بسر کرتے ہین ولیکن اس
سلطنت خصوصاً اسکے ماتحت ملک حجاز علی الخصوص حرمین شریفین مین خاصکر

+ یعنی زرد کاغذ پر -

مسلمانون کی مختلف قومون کے حق مین اِس مسئلہ آزادی پر سلطان روم سی پورا پورا عمل نہین ہوسکتا اِس تکمیل تعمیل سے سلطان کو علما و شیوخ اسلام مانع و مزاحم ہوتے ہین جنکی حکم و فتوے کو حکم الٰہی سمجہا جاتا ہی وہ جسکا عمل یا اعتقاد اپنے فہم و خیال کے مخالف پاتے ہین (فروعات فرعیہ سے کیون نہ ہو) اسپر جہٹ فتوی کفر یا ضلالت کا لگا لیتے ہین اور اُسکو اُسکی اعتقاد کے موافق عمل کرنے نہین دیتی۔ یہہ† لوگ سلطنت روم کے حصہ دار و شریک نہوتے تو سلطان روم بھی ماشاء اللہ اِس آزادی کی رعایت مین برٹش گورنمنٹ سی کم نہ ہوتے۔

اِس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اِس سلطنت کو ازبس غنیمت سمجہتی ہین اور اِس سلطنت کی رعایا ہونیکو اسلامی سلطنتون کی رعایا ہونیسی بہتر جانتے ہین اور جہان کہین وہ رہین یا جائین (عرب مین خواہ روم مین خواہ اور کہین) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہین چاہتی۔ گو اسلامی ریاستون کے رئیسون کو وہ اپنا فخر سمجہین اور جایز طور پر اُنکی معاونت کو قومی ہمدردی خیال کرین جیسا کہ روم و روس کے جنگ مین اہلحدیث ہند نے بشمول عام مسلمانان ہند بیوگان و یتیمون کے لئے چندہ دیا جسمین بشمول مسلمانان لاہور کسیقدر (پچاس روپیہ) خاکسار نے بہی پیشکش کیا تہا۔

(۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث ملک ہند مین ایک ہی ایسے شخص ہین جو علم[1] حدیث کثرت[2] تلامذہ کثرت[3] اتباع عام[4] قبولیت مین اپنا ثانی نہین رکہتی۔

افاضل و اماجد اِس گروہ اہلحدیث مین اور بہی ہین جنسی علم کی اشاعت بذریعہ تالیفات اور سنت کی اقامت بذریعہ تحریرات اور دین کی تجدید بازالہ منکرات و بدعات بہت ہوئی

† اِسمین اسبات کیطرف اشارہ ہی کہ اگر کوئی ناجایز صورت معاونت پیش آوی مثلاً (خدانخواستہ باشد) برٹش گورنمنٹ سی سلطان روم کی نااتفاقی ہوجائے اور مقابلہ کی نوبت آوے تو اِس صورت مین اہلحدیث ہند اپنی اسلامی ریاستون کو (روم ہو خواہ اور) ہرگز مدد نہ دینگے اور نہ اُن کے ساتہہ ہون گے اپنی ہی مہربان گورنمنٹ پر جان و مال نثار کرنیکو حاضر و مستعد ہونگے۔ اِس پیشینگوئی کو

† یہہ حضرات مقلدین ہین جو عمل اہلحدیث کو مجتہدون کا خاصہ سمجہتی ہین۔

ولیکن ان اوصاف اربعہ خصوصًا وصف چہارم مین ہم کسیکو انکا نظیر نہین پاتے - اور اس نظر سے ہم کہہ سکتے ہین اور گورنمنٹ کو اسکا یقین دلا سکتے ہین کہ مولانا ممدوح کی تعظیم و تکریم تمام گروہ اہلحدیث کی (جنکی تعداد ان کے مخالفین اسی لاکہہ بتاتے ہین اور حقیقت مین انکی تعداد اس سے بہی زیادہ ہے) تعظیم و تکریم ہے اور انکی توہین کل گروہ اہلحدیث کی توہین امور واجب التمہید طی ہوئی اب اصل حال کی تفصیل اور اسکی نتائج کا بیان ہوتا ہی وباللہ التوفیق

مولانا ممدوح نے دہلی سے سفر حج کا ارادہ کیا تو صرف اسی خوف سے کہ مکہ مکرمہ مین مولوی رحمت اللہ و حاجی امداد اللہ تشریف رکہتے ہین اور وہ ہمیشہ اہلحدیث کی ایذا رسانی مین ساعی ہین - اور خاصکر مولوی رحمت اللہ تو جناب ممدوح کے تو وہ زمانہ غدر سے خون کے پیاسے ہین - مولانا ممدوح نے دو انگریزی چٹھیان اپنے ساتہہ لین ایک تو صاحب کمشنر دہلی کی چٹھی جو حاشیہ مین منقول ہی اور اسکا حاصل یہہ ہی مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے رہنما (یا نامور) مولوی ہین جنہون نے مشکل وقتون مین اپنی نمکحلالی گورنمنٹ پر ثابت کی ہی اب وہ اپنی فرض زیارت کعبہ کی ادا کرنیکو مکہ جاتے ہین - مین امید کرتا ہون کہ جس کسی افسر برٹش گورنمنٹ

Maulavi Nuzir Husein is a leading Maulavi in Dehli who in difficult times has proved his loyalty to the British Government and in his pilgrimage to Mecca I hope any British Officer whose help or protection he may need will afford it to him as he most fully deserves it.

(Signed) J.D. Tremlett B.C.S.
Commissioner & Supdt
Delhi Division.

AUGUST 10TH 1883.

کوئی جہوٹی خوشامد سمجہی تو وہ مصر ہی کے معاملہ کو جو ابہی گذرا ہی دیکہہ لے - اسمین نواب صاحب بہوپال

کی وہ مدد چاہین گے وُہ انکو مدد دیگا کیونکہ وہ کامل طور سے اِس مدد کے مستحق ہین۔

دستخط

۲۰ اگست ۱۸۸۳ء

جی ڈی ٹریملیٹ بنگال سول سروس
کمشنر دہلی

دوسری مسٹر لیسن کی چٹھی بنام کانسل مقیم بدہ جسمین مولانا ممدوح کی خیر خواہی مانہ غدر کا بیان مفصل بیان تہا اور اسمین مولانا ممدوح کے مخالفین مقیم مکہ کا حال بھی جتایا گیا تہا تاکہ کانسل پریشس گورنمنٹ انکے شر و فساد سے مولانا کو بچا وے اور اُنکی رعایا گورنمنٹ ہونے اور زمانہ غدر خیر خواہی کی رعایت کرے۔

یہہ چٹھیان ساتھ لیکر **مولانا** ممدوح دہلی سے روانہ ہوے تو اُدہر سے آپ کے حریف یہی (جو ہندوستان مین رہتے ہین اور واقعات مذکورہ بالا کے سبب آپکے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہین اور آپ کے قتل کو اپنا مذہبی فرض جانتے ہین) آپ کے تدارک کے لئے مستعد ہوے **اور** اُنہون نے **چند اشخاص** مختلف مواضع (پنجاب - دیوبند دہلی بدایون وغیرہ) گلابی چودرقہ رسالہ (دیوبند کہو کہ پرتیس قبض یا شیخچہ) ہاتہہ مین دیکر روانہ کئے۔ پس **پہلے** تو یارون نے بمبئی پہنچکر مولانا ممدوح پر وار کرنا چاہا اور چند علماء بمبئی کو اپنے ساتھ ملاکر اس گلابی چودرقہ کے **سوالات** مین کچہہ اور کفریات بڑہاکر مولانا ممدوح کے سامنے پیش کیا جس سے **مقصود** ان حضرات کا صرف یہہ تہا کہ ان سوالات سراسر افتراءات

نقرہ (۱) صفحہ ۲۹۱

† نے (جو اہلحدیث کا ایک سرگروہ ہین) ریاست بہوپال کیطرف سے کس خلوص و مستعدی سے کام لیکر عربی پاشا کے مقابلہ کے لئے گورنمنٹ کو جان و مال سے مدد دینے پر آمادگی ظاہر کی تہی جسپر گورنمنٹ ہند نے ریاست اور نواب صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا اور اِس مضمون کا ایک خاص مراسلہ ارسال فرمایا۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ جلد ۶ مین بصفحہ ۱۷۰ نواب صاحب کی کتاب ترجمان وہابیہ سے اسکا حال منقول ہو چکا ہے۔

† وہ چٹھی پریشس کانس نے جسکو نام تہی رکھہ لی اسلئے وہ بعینہٖ نقل نہین ہوئی۔

کو سنکر مولانا ممدوح اور آپ کے رفقا کو خواہ مخواہ طیش و جوش آویگا اور اس سی معاملہ طول پکڑیگا مگر مولانا ممدوح انکی غرض فساد کو تاڑ گئے اور ان سوالات کے جواب مین بجز اسکے کہ انکو افتراء و کفریات قرار دین کچھہ بولنا مناسب نہ سمجھی اسکی تفصیل ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۷ مین بضمن مضمون ترقی معکوس اور نمبر ۹ مین بضمن جواب مشیر قیصر نمبر ۳ بخوبی کر چکے ہین اور مخالفین کے اخبارات و اشتہارات جو ہندوستان و پنجاب کے گلی کوچون مین پہر رہی ہین نیز ہمارے بیان کے مصدق ہین۔ جب مولانا ممدوح سٹیمر (اگبوٹ) مین سوار ہوئی تو آپ کے حریفون کی پارٹی (ٹولی) جو اس سٹیمر مین سوار تھی وہان بھی چھیڑ چھاڑ سے نہ ٹلی۔ مگر مولانا ممدوح نے بامتثال آیۃ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وہان کسیکی نہ سنی اور ہر طرح سی خیریت رہی۔ جب مولانا ممدوح مکہ شریفہ مین پہنچے اور انکے حریف بہی وہان داخل ہوئی۔ تو مولانا ممدوح کو جام شہادت پلانے یا مکہ مین قید کرانے کے لئے ان حضرات نے وہان ایک کمیٹی مقرر کی۔ جس کے پریسیڈنٹ وہی مولوی رحمت اللہ مذکور تھی اور ممبر وہی حاجی امداد اللہ۔ مولوی عبد القادر بدایونی مولوی خیر الدین (جسکا حال اصلاح یا فساد بمبئی کے سرکاری دفترون اور عام لوگون سے معلوم ہو سکتا ہی) اور چند اشخاص دیوبند وغیرہ تہے۔ اس کمیٹی کی رات دن کارروائی اور تدبیر آرائی یہہ تھی کہ جس طرح ہو سکے مولانا کو یہان شہید کرا دین یا حبس دایم مین پہنسا دین مگر چونکہ ایام حج مین عام ساکنان مکہ (مطوف مؤذن مولوی۔ مفتی۔ قاضی۔ گواہ وغیرہ) سبہی ہات فلوس (یعنے فلوس لاؤ) کے درد مین رہتی ہین اور فلوس کمانیکے لئے حاجیون کے ارد گرد پہرتے ہین اور گہر گہر کا طواف

+ ان ہی مین سے بعضی بمبئی وغیرہ بلاد ہندوستان مین پہنچکر اپنی کارروائیون کے گواہ مین گئے ہین جنکی شہادت کو ہماری ملکی ریفارمر (اخبارون کے ایڈیٹر) معزز اور معتبر اور متقی فاضل حجاج کی شہادت قرار دیتی ہین یہ لوگ ؎ یکی دزد باشد یکے پردہ دار پر عمل کرتے اور اپنا گواہ کسی اور کو بناتے تو امر جدید و عجیب نہ تہا ایسا پہلے بہی ایسے لوگون سی ہوتا چلا آیا ہی۔ یہہ بڑا تعجب ہی کہ خود ہی مدعی اور خود ہی گواہ۔

جو اب سالہ نمبر ۱۱ تمام ہوا ہے واس نمبر کے ساتھ شامل ہے

اس خبریت رہنی کا ایک سبب یہہ بہی تہا کہ انکو برٹش کانسل مقیم جدہ کا خوف تہا جس نے مولانا ممدوح کا جہیات مذکورہ کو دیکھکر بہت اکرام کیا اور جب تک سٹیمر کامران مین رہا وہ ہر روز آپ کی ملاقات کے لئے آتا رہا مگر افسوس وہ اسی جگہہ مفسدین کے ہاتھہ سی مارا گیا۔ اگر وہ واپس آتا تو مولانا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہین لہذا تا فراغ حج کوئی کسی سے (اسکے باپ کا قاتل کیون نہ ہو) تعرض نہین کرتا اسوجہ سے اس کمیٹی کی کوششون کا نتیجہ اسکے سوا اور کچھہ ظاہر نہ ہوا کہ اونہون نے اپنی خیالی وجعلی مقدمہ کے لئے گواہون کو (جنکی تعداد پاشاء مکہ کی تقریر آیندہ سے ساڑھے تین سو معلوم ہوتی ہے) سکہا پڑہا کر آمادہ وزیر دست کر رکہا مقدمہ عدالت مین پیش نہ ہوا وبنا علیہ مولانا ممدوح نے طمانیت خاطر سے فریضۂ حج ادا کیا۔

بعد فراغ حج مولانا ممدوح کے ایک **رفیق** (مولوی تلطف حسین صاحب عظیم آبادی محی الدین پوری) نے **ہر چند** مولانا کی خدمت مین باصرار عرض کیا کہ یہہ جو کمیٹیان ہماری نسبت رات دن ہو رہی ہین یہہ بے اثر دکہائے نرہینگی۔ آپ فریضہ حج ادا کر چکے ہین آپ کے لئے اب یہی بہتر ہے کہ یہان سے چلدین **مگر** مولانا ممدوح (جو اتباع سنت کے عاشق اور بحکم حدیث منقول

قال رسول الله صلعم لا تشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد۔ مسجدی هذا والمسجد الحرام والمسجد الاقصی۔ صحیح مسلم ص۴۳۲ جلد ۱۔ المعنی المتبادر الی الفهم عند الانصاف

حاشیہ زیارت مسجد نبوی کی (جو زیارت مرقد مصطفوی کی بہی متضمن و مستلزم ہے) نہایت شایق تھے اس اصرار کو کب ماننے لگے تہے؟ وہ حضرت ابوذر ابوذر غفاری کیطرح باشتیاق زیارت و نیز بانتظار قافلہ ۲۳ ذی الحجہ تک

+ صحیح مسلم وغیرہ مین حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہی کہ آپ زیارت نبوی کے ارادہ سے مکہ مکرمہ مین پہنچے تو مشرکین مکہ سے ڈر کے مارے آنحضرت صلعم کا نام لیکر آپکا پتہ نہ پوچھہ سکے۔ یون پوچھنے لگے کہ جسکو تم صابی کہتے ہو (جیسا کہ اسوقت کے لوگ اہلحدیث کو وہابی کہتے ہین) وہ کہان ہی۔ مشرکین مکہ تاڑ گئے کہ یہہ خود ہی کوئی صابی ہی اور پتہر ہڈیان (جو ہاتہہ مین آیا) لیکر آپ پر پل گئے اور ایسا مارا کہ خون آلودہ کر دیا۔ آپ بیہوش ہو کر گر گئے پہر کئی دن کے بعد تندرست ہو کر بوساطت حضرت مرتضی علیہ السلام آنحضرت کی زیارت و اسلام سے مشرف ہوے جب چلتے ہوئے اونہون نے مشرکین کے سامنے اظہار اسلام کیا اور کلمہ شہادت پڑہا تو پہر مشرکین نے ویسا ہی مارا اور زمین پر لٹا دیا یہانتک کہ حضرت عباس نے آکر چہڑایا (دیکہو صحیح مسلم ص۲۹۶) مولانا ممدوح سے گو حال کے مسلمین مکہ نے یہہ سلوک نہین کیا مگر آپکو باشتیاق زیارت مین اس ظلم کے تحمل سے دریغ نہ تہا جرم اتباع سنت مین وہ شہید بہی کر دیتے تو

هو النهي عن السفر الى مكان الا المساجد الثلثة والامكنة من جنس المساجد غير انه جنس بعيد ولا يجب في المستثنى المفرغ ان يكون جنسا قريبا للمستثنى - (لمعات شیخ عبد الحق دہلوی)

وہین پڑی رہی - اتنی مین یار لوگ بہی ہات فلوس کے ورد سے فارغ ہو کر ٹکون سے کیسے (جیب) بہر کر مولانا ممدوح کی نسبت مخالفانہ کارروائیون کے لئے مستعد ہو گئے - تب اس کمیٹی نے محمد عمر موذن وغیرہ کے ذریعہ سے مولانا ممدوح کی نسبت یہہ مخبری کرادی کہ آپ وہابی (یا معتزلی) ہین آپنے یہہ رسالہ (گلابی چو ورقہ تالیف کیا ہے جسمین خنزیر کی چربی کو اور خالہ سے نکاح کو حلال کہا ہے وغیرہ وغیرہ جسپر بادشاہ کیطرف سے مولانا ممدوح کی طلبی ہوئی ۲۳ ذی الحجہ کو بروز پنجشنبہ دس بجے دن کے تین سپاہی اور ایک افسر (محمود آغا نامی) جن کے ہاتہہ مین ایک فہرست تہی (یا بقول مخالفین وارنٹ) جسمین چہہ اشخاص (مولانا ممدوح - ڈپٹی امداد العلی - مولوی سلیمان (حجاج) مولوی امیر الدین - مولوی محمد - مولوی جان علی (مہاجرین مکہ)) کے نام درج تہے ان لوگون کی طلبی کو آئے اس مکان مین جہان وہ پہونچے اس فہرست کا (بجز مولانا ممدوح) کوئی آدمی نہ تہا - مولانا ممدوح کے علاوہ پانچ آدمی اور نام (مولوی تلطف حسین - محمد احمد - حفیظ اللہ - خدا بخش - سید احمد) کے اس مکان مین موجود تہے - ان سپاہیون نے بجز مولانا

†† مصرع چہ دلاور ست دزدی کہ بکف چراغ دارد سنا ہی کرتے تہی مگر اسکا مشاہدہ اچہی طرح اس مقام مین ہوا کہ جو رسالہ مولانا ممدوح کے مقابلہ مین اردو مین آپکی مخالفون نے تالیف کیا ہی وہ محکمہ عدالت عالیہ مکہ مکرمہ مین مولانا کی تالیف قرار دیا گیا - اور جب مولانا ممدوح کیطرف سے اسکا جواب شافی ملا اور ثابت کیا گیا (چنانچہ اسکا بیان عنقریب آئیگا) کہ یہہ رسالہ آپکے مخالفون نے تالیف کیا ہی تو اسپر مخبرون اور گواہون کو حلف دروغی پر کچہہ مواخذہ نہ ہوا - سبحان اللہ کیسے مخبر و گواہ ہین؟ اور کیسے حاکم جہان پناہ ؎ وزیرے چنین شہریار چنان جہان چون نگیرد قرار چنان -

ممدوح نام کسیکا نہ پوچہا چھہ نامون مندرجہ فہرست کا عدد† و شمار اِن چہہ اشخاص حاضرین سے پورا کرلیا۔ اور اُنکو معہ چند رسایل مناسک حج (جو اُنکی تلاشی لینے سی برآمد ہوئی اور اُن کے سوا کوئی کتاب یا رسالہ اُن کے اسباب سی نہ نکلا تہا) دیوان (کچہری) پاشا مین پہنچایا۔

مکہ مکرمہ مین برٹیش کانسل مقیم جدہ کا نائب یا اسسٹنٹ ایک مسلمان عہدہ دار (عبدالرزاق نامی) رہتا ہے (جس سے ہماری پیشین گوئی نمبر ۸ جلد ۶ صفحہ ۲۳۷ کی ہماری تجویز سے پہلی ہی تصدیق و تعمیل ہو چکی ہے) **اُسنے** مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کو (جب وہ مکہ پہنچتے ہی ان سے ملے تھی۔ اور اُسکو انگریزی چٹہیان دکہائین اور مخالفین کی تجویزات مخالفانہ سے اطلاع دی) یہہ **ہدایت** کردی تہی کہ آپ طمانیت سی اپنے شعار مذہبی اداے کرین اور کسی سے کوئی تعلق نہ رکہین اور جب کوئی وقت باز پرس پیش آوے آپ مجہے فوراً اطلاع کرین اور خود طلبی پر بلا توقف پاشا کے پاس حاضر ہو جائین اِس

† یہہ عجیب کارروائی ہے کہ مجرم تو (بلا وجہ) کسی کو ٹہرایا اور پکڑ لیا کسیکو۔ ہماری ملک پنجاب مین سکہون کی حکومت مین ایسا دستور تہا کہ جب کسی کاردار (تحصیلدار یا حاکم) سے جرم ثابت ہوتا تو بجائے اُسکے اسکی جورو بیٹون کو پکڑ لیا جاتا اور بعض اوقات بعض کاردارون کو بلا جرم بہی پکڑ لیا جاتا جب وہ عذر کرتا کہ حضور مینے تو کوئی جرم نہین کیا تو سرکار سے یہہ جواب ملتا کہ تو بیس برس تک کوئی جرم **نکریگا** تو کیا ہم تجہے **نہ پکڑینگے؟** تیرے **جرم کے منتظر بیٹھ** رہینگے؟ مگر قرآن و اسلام ہرگز اجازت نہین دیتا کہ کسیکو بلا جرم پکڑ لین۔ یا ایک کے جرم مین دوسرون کو گرفتار کرلین **آیہ** لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (یعنے کوئی بوجہہ اُٹہانیوالہ دوسرے کا بوجہہ نہین اُٹہا سکتا) قرآن مین موجود ہی۔ خدا جانے ہماری نامی مسلمان صاحب سلطنت اِس آیہ کو اہل حدیث کی ملائی ہوئی سمجہتی ہین؟ یا اسپر عمل کرنا عیسائیونکا حصہ خیال کرتے ہین۔ اِن کی اس قسم کی کارروائیون پر ہم افسوس نہ کرین تو کیا تعریف کرین؟ جو کہنا ہو انصاف سی کہو۔

حال سے مطلع ہوکر نائب مذکور نے فوراً اپنے وکیل (یا مترجم محمد یوسف نامی) کو پاشا مکہ کے پاس بہیجا اور یہہ دریافت کیا کہ آپنے رعایا برٹش گورنمنٹ کو عدالت مین کیون طلب کیا ہی پاشا مکہ نے جواب دیا کہ لوگون نے انکی اس قسم کی (جسکا ذکر مضمون مخبری مین ہوچکا ہی) شکایت کی ہے۔ وکیل نائب کونسل نے جواب مین کہا کہ جن امور کی وہ شکایت پیش کرتے ہین ان امور کے مرتکب یہہ اس حدود مین نہین ہوئے† لہذا ان پر ان امور کے سبب اس سلطنت کا مواخذہ ناواجبی ہے۔ یہہ سنکر پاشاء مکہ نے آپکو رخصت کیا اور **مقدمہ سیمس ہوا** یہہ آنا اور جانا اور سوال وجواب سب کچہہ تقریباً ایک گہنٹہ مین ہوا۔

یہہ امر مولانا ممدوح کے مخالف کمیٹی کو نہایت شاق گذرا اور اپنی ندامت و ذلت کا باعث معلوم ہوا۔ تو انہون اسیوقت متعدد وسایل داخلی وخارجی بہم پہنچاکر اور بہت سے لوگون کے شہادت (جنکی تعداد پاشا کے بیان آیندہ کے موافق ساڑہی تین سو تک ہے) پیش کرکے اسیدن کی شام کو مولانا ممدوح اور ان کے ان ہی سابق ہمراہیون کو پھر **عدالت** مین طلب کرایا۔ اسوقت جو ایک سپاہی اور ایک افسر انکی طلبی کو آئے تہے۔ انھون نے بہی کسی کے نام کو دریافت نہ کیا جو چار آدمی اسوقت موجود تہے انکو ساتھ لیکر دیوان کا راستہ لیا۔ دو آدمی جو انمین نہ تھے انکی تلاش وانتظار مین کسیقدر راستہ مین دروازہ حرم اور دیوان پاشا کے قریب توقف ہوا۔ اتنے مین **نائب کانسل جدہ** (عبدالرزاق مذکور) اس حال سے مطلع ہوکر خود حرم مین پہنچا اور اپنے نائب (یا وکیل) محمد یوسف کو پاشا کے

† یہہ بات وکیل نائب کانسل نے اصلیت سے قطع نظر اور مذہبی بحث کو ایکطرف کرکے کہی جسمین پاشا کو کوئی عذر یا بحث پیش کرنیکی جگہہ نہوئی بنظر اصلیت وکیل یہہ بھی کہسکتا تہا کہ یہہ سب باتین جو ان کے ذمہ لگائی گئی تہین افترا وبہتان ہی چنانچہ مولانا ممدوح اور آپکے رفیق نے اپنے جوابات مین یہی لکہایا اور ایسا ثابت کردیا کہ پاشا نے بہی اسکو مان لیا اور بعد تسلیم براءت کا سارٹیفکٹ دیا جسکا ذکر آیندہ بصفحہ (۳۱۱) آتا ہے۔

پاس دیوان میں بہجوایا اور ویسے ہی سوال جواب ہونے لگے۔

اس سوال و **جواب** میں وکیل (**محمد یوسف**) کئی دفعہ پاشا کے پاس گیا اور آیا **آخر** پاشا کیطرف سی یہہ **جواب لایا** کہ ہمنے انکو حفاظت کے لئے اور مصلحۃً و **احتیاطاً** پاس رکہنا چاہا ہے اسوقت ہم انکو بلا تحقیقات چہوڑ دین گے تو ہمکو کشت و خون ہو جانیکا خوف ہے ان کے صدہا مخالف (جو اس **وقت جوش** مین ہین انکو جیتا نہ چہوڑین گے +۔

یہہ **سنکر** نائب کانسل اور اس کے وکیل نے ناچار و **مایوس** ہوکر مولانا ممدوح کو یہہ کہدیا کہ یہان کسی آئین و قانون کی پابندی نہین ہے لہذا ہم اس سے زیادہ پاشا کو کچہہ نہین کہہ سکتے آپ دیوان میں حاضر ہو جائین۔ یہہ کہکر اونہون نے اپنی جگہہ کی راہ لی اور ان حالات کی رپورٹ اپنے افیسر مقیم جدہ کو کر دی۔ وہ رپورٹ یقین ہے برٹش کانسل جدہ نے انگلینڈ کو روانہ کی ہوگی۔ **مولانا ممدوح** معہ اپنی پانچ رفیقون کے دیوان مین پہنچے۔ اور رات بھر اُسی دیوان کے ایک کمرہ مین رہی۔ ۲۴ کو جمعہ کا دن تہا وہ بہی اسی دیوان مین بسر ہوا اُسدن مولانا ممدوح اور آپکے رفیقون کا جمعہ ++ و طواف فوت ہوا۔ اُسی دن شیخ الہنود (ہندیون کے نمبردار) شیخ محمد حسین نامے کی تحریک سے تحقیقات مقدمہ کے لئے وہ لوگ پیش ہوئے

+ یہہ بہی زبردستی ہوئی۔ جن ظالمون کیطرف سے خوف و ظلم و فساد کا اندیشہ تہا انکو تو کچہہ نہ کہا بیچارہ چند اشخاص مظلومون کو بند کر رکہا مناسب یون تہا کہ ان مفسدون کو سمجہایا جاتا یا اور جن سی باوجود فہمایش ظلم و فساد کا خوف رکہتا ان سی مچلکہ لیا جاتا یا اسکو حوالات مین بہیجدیا جاتا جیسا کہ ہماری مہربان گورنمنٹ کا اصول ہی۔ پاشا مکہ کو ایسا بہولا تو نہین کہا جاتا کہ وہ اس اصول سی ناواقف ہی ناچار یہی کہنا پڑیگا کہ یہہ محض بہانہ ہی حقیقت مین پاشا مکہ کو اسوقت تک ان مفسدون کی خاطر منظور تہی اس بہانہ پر قرینہ ایک اور کارروائی ہے جسکا ذکر حاشیہ آیندہ مین ہوگا۔

++ جس حالت مین انکا کوئی جرم (نہ بقاعدہ شریعت نہ موافق اصول سلطنت) اسوقت تک ثابت نہوا تہا اور انکا وہان ٹہرانا (حسب اعتراف پاشا مکہ اگر وہ بہانہ نہین ہی) صرف احتیاط اور انکی مخالفت

جب ان کے نام دریافت کیے گئے تو معلوم ہوا کہ انمین (مولانا ممدوح کے سوا) اس فہرست کا ایک آدمی نہین ہے اسوقت حضور پرنور پاشا مکہ کی آنکھین کھلین اور اپنے نائبون کی غلطی آپ کو نظر آئی تسپر آپ نے ان پانچ اشخاص سے جو بلا دریافت نام دو دفعہ مولانا ممدوح کے ساتھہ بلائے گئے تھے یہہ معذرت کی کہ ہمارے کارندون کی غلطی† سے آپ لوگونکو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۱ کے لئے تہا تو پہر انکو نماز جمعہ سے (جو اہم اشعار اسلام سے ہے) انکو کیون روکا‡ اور مسلمانون کی (جو ان کے مخالف نہ تہے) جماعت مین یا سپاہیون کی صف مین یا ان سپاہیون کے (جو مکہ مین رہکر بھی نماز نہین پڑہتے) پہرہ‡ ہی مین انکو جمعہ پڑہنے دیا ہوتا۔ ہمارے ملک ہند مین بعض انگریزی افسران اپنے ماتحت مسلمانون کو جمعہ و جماعت سے مانع ہوتے ہین تو حاکم بالادست ان مسلمانون کی شکایت پر توجہ کرتے ہین۔ اور انکو نماز و جماعت کی اجازت دیتے ہین اور اکثر دفترون اور سکولون مین تو بے روک ٹوک جمعہ و جماعت کے لئے اجازت ملجاتی ہے۔

ہماری فخر و عزت اس اسلامی سلطنت کو دیکہو کہ مسلمان ہوکر مسلمانون کو ذرا سی احتیاطی نظربندی پر نماز جمعہ سے روکا۔ پہر ہم کیون کر کہین کہ اس آزادی کی نظر سے برٹش سلطنت اسلامی سلطنتون سے بہتر ہے جو لوگ ہماری ایسی باتون کو اسلام یا سلطان روم یا پاشای مکہ اہانت قرار دیتے ہین وہ ہمکو اسبات کا جواب دین حدیث سے نہ ملے تو فقہ ہی سے اسکی تائید مین سے کوئی روایت نکال کر بتادین ورنہ ہمپر اعتراض کرتے ہوئے شرماوین اور انصاف کو کام مین لاوین۔

† ہمکو تو ان لوگون کی رہائی کی وجہ متعدد خطوط اور معتبر اشخاص سے یہی معلوم ہوئی ہے مگر ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر علماء و ایڈیٹر اس رہائی کی وجہ یہ سمجھتے ہین کہ وہ لوگ پاشا یا اسکے مصاحبون کو

‡ کتب تواریخ مین لکہا ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز قیدیونکو بیڑی وغیرہ ڈالنے سے منع کرتے اور فرماتے کہ یہہ نماز پڑہنے سے مانع ہے۔ حاشیۃ الحاشیہ

‡ جیسا کہ ہمارے سچے مخبر اخبارون کے اڈیٹر بیان کرتے ہین کہ مولانا ممدوح کو دو ترک سوارونکی حراست مین مدینہ روانہ کیا۔ پہر کیا جمعہ کی نماز پڑہوانیکے لئے کوئی ترک نہین ملتا تہا؟ حاشیۃ الحاشیہ

تکلیف ہوئی ہے آپ معاف کریں اور ہمارے حق میں دعا خیر کریں ہر چند اُن لوگوں نے کہا کہ پاشا نے ہمارا کیا نقصان کیا ہے کہ ہم معاف کریں مگر وہاں سے حکم ہوا کہ جب تک آپ لوگ اپنے زبان سے معاف نکہ کہیں گے پاشا صاحب مطمئن نہ ہوں گے۔ اسپر بہت اصرار ہوا آخر اُن لوگوں کو مجبور ہو کر معاف کرنا پڑا تب سبکدوش۔ مولانا ممدوح رخصت ملی۔ مگر مولوی تلطف حسین صاحب عظیم آبادی نے (جو مولانا ممدوح کے خاص رفیق سفر اور شاگرد رشید اور خادم تھے) یہہ رخصت قبول نہ کی اور مولانا ممدوح کو وہاں اکیلا چھوڑنا مناسب نہ سمجھکر یہہ بات صاف کہدی کہ مجھے یہاں سے جانا منظور نہیں ہے جبتک کہ میرے (ادستاذ) کو یہاں سے رخصت نہ ملے اور یہہ بھی کہدیا کہ میرا انکا خیال و معاملہ مذہب

تشریح مشورت دیکر راہی ہوئے ہیں۔ اخبار نور الانوار و مظہر العجائب بمراد جدہ

اسی طرف اشارہ ہے۔ ایسی بات اگر الہامی بیٹ کہتے اور اصل مقدمہ و مواخذہ کی یہہ وجہ بیان کرتے کہ پاشا یا اُس کے مصاحبوں نے رشوت لیکر یہہ مقدمہ قایم کیا ہو تو اسکے جواب میں ہمارے درہی مقدس ریفارمر مرزا اخبارون کے اوراق سیاہ کر ڈالتے اور یہہ لکھتے کہ پاشا اور سکنان مکہ کی توہین کی ہے مگر ان کو یہہ بات کہ اُن کے ہم مذہبون نے روپیہ خرچ کیا لکھتے ہوئے اس توہین کا خیال نہ آیا۔ اور یہہ نہ سوچا کہ وہ روپیہ کس گاہ خرچ ہوا اور کس نے لیا۔ جس نے لیا اگر پاشا کہ سو کچھ یہہ نہ کچھ تو تعلق ہوگا۔

ہمارا تو اس تحریر میں کہ وہ لوگ رشوت دیکر چھوٹے ہیں اور مدعا نظر ہے اور یہہ تحریر ہمارے نتائج کرنے بڑی کام آوے وہ لوگ اپنا نفع و نقصان خوب سوچ لیں پھر جو چاہیں تحریر کریں۔

یہہ وہی مثل ہے کہ ہندی سرحد یا ہندوستان کی اقوام افغان میں پائی جاتی مشہور ہے کہ جب وہ کسی کو لوٹنا چاہتے ہیں تو پہلے انکا لڑکا مرگیا وہ دھمکاتے اور فرماتے ہیں کہ اپنا مال اسباب ہمکو بخشدو ورنہ تمہارا کام تمام کرتے ہیں۔

والسلام بعد پہلے تو چند معزز اشخاص کو بلا کر عدالت میں بلایا اور رات دن نظر بند رکھا پھر یہہ کہا کہ ہم تمکو اسی شرط معاف کریں گے کہ یا تو تم اپنی دینداری کی نام ہم ایسی تحریر دو جس پر ہم کو یقین آوے کہ تم مسلمان ہو گئے تو یقین کریں گے

و مشرب بھی ایک ہے میں اسوجہ سے بھی انسے جدا ہونا نہیں چاہتا۔

مرحبا میرے پیارے دوست مرحبا۔ حق تمہیں تھا جو آپ نے ادا کیا جناب ممدوح تو آپکے اور ہمارے بلکہ لاکھوں اہل اسلام کے استاذ اور روحانی باپ ہیں ایسی حالت میں تو دوست دوست سے جدا نہیں ہوتا چنانچہ کسی صادق دوست نے کہا ہے ؎

پائی درز بخیر پیش دوستان ٭ بہ کہ بابیگانگان در بوستان

اس معذرت اور رخصت کے بعد اور لوگ رہ جانے سے چلیگئے مولانا ممدوح اور آپ کے اس فاضل تلامیذ نے اسی دیوان میں وہ شب اور ۲۴ ذی الحجہ کا تمام دن بسر کیا اس روز اس فہرست کے باقیماندہ اشخاص (دحلان احمد زینی امداد اعلی۔ مولوی جانعلی۔ حاجی سلیمان وغیرہ) اور بہت سے اور لوگ جنکا اسوقت مخبرون† نے نام لے دیا گو فہرست میں انکا ذکر نہتا (مولوی محمد حسن مطوف۔ رمضانی بافندہ۔ نواب بھادر وغیرہ) بلائے گئے اور ان سے مختلف سوال وجواب ہوئے۔ اسمقام میں ہم ان کے سوالات وجوابات اور ساعی حالات بیان نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم ان حالات کی اصل ان اشخاص سے تحقیق و تصدیق نہ کرلیں جیسا کہ مولانا ممدوح اور ان کے رفیق کے حالات کو ان سے اور کئی اور معتبر اشخاص سے تصدیق کر چکے ہیں۔

۲۵ تاریخ کو بوقت شب اول مولانا ممدوح پاشا کی پیشی میں بلائے گئے اور آپ سے پاشا نے چار سوال کئے۔

(۱) اہل و تجارت میں آپ کو وہ کونسا عیب نہیں جانتے (۲) مختیر کی چربی کو آپ پاک جانتے ہیں۔

† اسوقت میں مفسدہ ۱۲۸۰ھ کے پہلے زمانہ کا سا (جب مفسدون کو سزا مل ہی نہی) حال ہو رہا تھا کہ جسکا نام فہرست میں یا ممبر کی زبان پر آیا اسکو بلاتحقیق پھانسی پر چڑھا یا اسوقت اگر یہ عذر کیا جاتا کہ جسکا اس نام کہ کوئی آدمی ہیں تو یہ حکم منسوخ کرنا کہ اس نام کے جتنے ہوں سبکو پھانسی ہو۔ ملک ہند میں تو خاص اسوقت طوفان میں یہ حکم سو تھا ہمارے عہد دور مقدس شہد کے لوگ اس معاملہ میں ایسی ہی احکام جاری رکھتے ہیں۔

(۳) پھوپی و خالہ کے نکاح کو آپ حلال جانتے† ہین (۴) حنفی مذہب کو آپ کیسا جانتے ہین۔

مولانا ممدوح نے **بجواب** سوال **اول** فرمایا کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہوتی ہے یا نہین قابل نہین ہون (چنانچہ دہلی مین بھی مینے اسی مضمون کا فتوی دیا ہوا ہے جو ۱۲۹۶ھ مین مطبع حنفی مین چھپا تہا) اور ہماری مخالفون نے بہی اس مسئلہ کو خاص میری طرف منسوب نہین کیا۔ اسبات کو آپ اس گلابی چودرقہ سے جسمین یہ مسئلہ منقول ہی بخوبی تصدیق کرسکتے ہین اور بجواب سوال **دوم** وسوم فرمایا کہ مین مسلمان ہون اور اسلامی فرض (حج) ادا کرنیکو آیا ہون اور اگر مین چربی خنزیر کو حلال سمجہتا اور خالہ پھوپی سے نکاح کو جایز سمجہتا (جنکی حرمت نص قرآن مین وارد ہے) تو مسلمان کیون کہلاتا اور حج کرنیکو کیون آتا۔ اس قسم کا سوال مجہ (مسلمان) سے کرنا کمال تعجب اور افسوس‡ کا محل ہے۔ اور بجواب سوال **چہارم** فرمایا کہ مذہب حنفی کو جیسا مین سمجہتا ہون آپ کو جب معلوم ہوچکا آپ اس مذہب کی بڑی بڑی کتابون واوق اور معتبر کتاب ہدایہ کا مطلب مجہ سے سُنین اور اپنے علماء ساکنان حرم سے بہی دریافت کرین پہر ہمارے بیان اور ان کے بیان مین موازنہ کرکے دیکہین کہ ہم اس مذہب کو کیسا سمجہتے ہین۔؟

---

† پھوپی کے نکاح کی حلت کی نہبت سوالات علماء مکہ کے زریعہ پرسے اُن حضرات نے پاشا کے خیال مین جلانے اور خالہ سے نکاح کی نہبت گلابی چودرقہ کے ذریعہ سے۔

‡ دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶ صہ ۲۶۲

‡‡ یہی رہا کہ مولانا ممدوح نے علماء مکہ کے جواب مین اس سے زیادہ نہین کہا تہا کہ مین ان باتون کے قایل کو کافر جانتا ہون اور پہر آپکو مخاطب بنکر جبکہ یارون نے **عاجزانہ** امانت حکومت کا دعوی کیا

‡‡‡ مولانا ممدوح کا یہ **جواب** بلاغ اور پیچ مضمون ہی مگر خدا جانے کیا تہا کہ اور آپ کے حواشی اسکو کیا سمجہکر خاموش ہوگئے اور ہمارے علماء نہدا سکو کیا سمجہینگے اسکا **مطلب** یہ ہی کہ مذہب حنفی اور مذاہب اسلامی (شافعی حنبلی مالکی وغیرہ) کیطرح حق و صحیح اور دونون کا مجموعہ یا اصل ہی ہمین کوئی **مسئلہ** مخترعہ اور خلاف

یہہ سنکر پاشا کا جوش کم ہوا - اور یہہ آپکو معلوم ہوا کہ آپ بڑے فاضل ہین اور یہہ اتہام انکی نسبت صحیح نہین ہین اس امر کی مزید تحقیقات کے لئے آپنے مولانا ممدوح کو دوسری کمرہ مین بہجوایا اور آپ کے اُس شاگرد رشید (مولوی تلطف حسین صاحب) کو بلاکر ان سی حسب تفصیل ذیل استکشاف حال کیا اور انکا اظہار لیا -

سوالات	جوابات
(۱) تم کہان کے رہنی والے ہو -	(۱) نواح عظیم آباد پٹنہ کے -
(۲) مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب پاس کب سے ہو	(۲) عرصہ چہہ سال سے -
(۳) تمہارا بھی وہی مذہب ہی جو انکا ہے -	(۳) ہان صاحب وہی مذہب ہی -
(۴) تمہارا شیخ (اوستاذ) کی تالیف کون کون کتاب ہی ؟	(۴) فلان رسایل وکتب ہین (جن مین گلابی چو ورقہ کا نام نہ آیا)
(۵) کیا چو ورقہ گلابی (جامع الشواہد فی اخراج الوہابین عن المساجد) جسمین خنزیر کی چربی کو حلال اور خالہ سے نکاح کو جائز کہا ہے) تمہاری شیخ کی تالیف نہین ہے	(۵) آپ کا یہہ سوال بڑے تعجب کا محل ہی جناب کو ابتک یہہ بہی خبر نہین ہے کہ یہہ چو ورقہ رسالہ کس نے بنایا اور اسکا مضمون کیا ہی اور اسمین کس پر لے دی ہے ایسی بے خبری ایسی اعلی

حکام سے نہایت مستبعد ہے - جناب من یہہ رسالہ تو ہمارے شیخ کے دشمنون اور مخالفون نے تصنیف کیا ہی جسمین ہماری شیخ پر تہمتین اور انکی مذمت درج کی ہی

کتاب و سنت ہی - کوئی خطا اور مخالف (جیسا کہ اور اسلامی فروعی مذہب کا حال ہے) یہہ بات پاشا کو ہمارے اور علماء مکہ کے بیان و تقریر مطلب ہدایہ سی ایسی واضح ہوگی کہ اسمین چون وچرا کی گنجایش نرہیگی - اور اگر مولانا یہہ بات صاف صاف فرماتے تو شاید وہان کے علما مولانا پر توہین مذہب کا فتوی لگاتے اور ایک اور جرم مین (جسکے وہ خود اقبالی تہی) پہنساتے - مرحبا مولانا خوب جواب دیا اور انکا گہر اچہی طرح پورا کر دیا - کیون نہ ہو شیخ العرب والعجم ہو - آپ سے کون عہدہ برا ہو سکے - ؟

پھر کیسا یہہ امر ممکن ہے۔؟ کہ وہ رسالہ ان کے تالیف ہو کوئی اپنے رد و مذمت
مین خود ہی رسالہ بنا سکتا ہے ؟

(۶) پھر تمہارے شیخ نے اسپہ مہر کیون کی ؟ (۶) بتائے اسپر کہان انکی مہر ہے ؟

(۷) یہہ دیکھو اس رسالہ کے صفحہ ۷ مین (۷) افسوس صد افسوس۔ محمد نذیر معروف نذیر حسین
انکی مہر ہے۔ طالب علم دہلی کو سید محمد نذیر حسین صاحب
محدث دہلوی قرار دیا جاتا ہے جناب من

یہہ نذیر احمد اور شخص ہے ہمارا شیخ اور ہمارے شیخ کی مہر تو یہہ ہے جو معیار الحق وغیرہ رسایل پر ثبت ہے (یہہ کتاب اسوقت پاشا کے پاس موجود تھی جو مولوی جان علی کی تلاشی سے برامد ہوئی تھی۔)

(۸) خیر یہہ سمجھو بڑا دھوکہ دیا گیا ہے مگر ہم (۸) آپ جس مسئلہ کی نسبت حکم کرین مین تم سے ان مسایل کی بابت سوال کرتے ہین جو اس رسالہ مین تمہارے شیخ کے ذمہ لگائے گئے ہین اپنے شیخ کیطرف سے اس کا جواب دیتا ہون۔

(۹) مال تجارت مین زکوۃ واجب نہ ہوگی (۹) ہمارا شیخ اس مسئلہ کا قایل نہین ہے (پھر کسکی تمہارا شیخ قایل ہے ؟ وہ تفصیل کی جو مولانا ممدوح کے جوابات مین گذری ہے۔)

(۱۰) تمہارے شیخ کے نزدیک پہپو پی خالہ سے نکاح جایز ہے اور خنزیر کی چربی حلال ہے (۱۰) جو شخص مسلمان کہلا دے اور حج بیت اللہ کو آوے وہ یہہ باتین کب کہہ سکتا ہے۔

اس جواب کے بعد مولوی لطف حسین صاحب نے پاشا سے یہہ سوال کیا۔ آپ ہمارے شیخ کو کیا جانتے ہین پاشا نے جواب دیا لوگ وہابی کہتے ہین۔ مولوی صاحب

† تعجب ہے کہ پاشا مکہ نے اس سوال کا باوجودیکہ مولانا ممدوح اسکا جواب اسی گلابی چوہ زنہ کی شہادت سے دے چکے تھے پھر اعادہ کیا۔

موصوف نے کہا کہ وہابی قرآن کو تو نہیں مانتے؟ پاشا نے کہا نہیں قرآن کو تو وہ مانتے ہین۔ اسپر مولوی صاحب نے پاشا پر یہ اعتراض قایم کیا۔ بڑا افسوس ہے کہ آپ ہمارے شیخ کو وہابی جانتے ہین اور وہابیون کا قرآن کو ماننا بھی تسلیم کرتے ہین پھر جن چیزون (خالہ پھوپی کا نکاح اور خنزیر) کی حرمت نص قرآن مین پائی جاتی ہے ان کے حلال جاننے کو آپ انکی طرف سے منسوب کرتے ہین۔ اسپر پاشا صاحب کو تعجب آیا اور اپنے مولوی صاحب سے سوال کیا کہ خالہ پھوپی کی حرمت قرآن مین کہان ہے مولوی صاحب نے جواب مین اس آیہ کو پیش کیا جو سورۂ نساء کے چوتھے رکوع مین پارہ والمحصنات کے پہلے ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ کہ تمہاری مائین اور بیٹیان اور بہنین اور پھوپھیان وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ۔ (النساء ع ۴) اور خالائین تم پر حرام کیگئی ہین۔

یہ آیت سنکر پاشا صاحب تو بچے رہکر ساکت ہوے اور مولوی صاحب دلیر ہوکر جلال مین آگئے اور باواز بلند کہنے لگے کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ (جو وہابی ہونیکے اقراری نہین صرف اِن تہمتون سے وہابی قرار دئے جاتے ہین) اس حرم محترم مین جو امن حلائق ہے یہ تکلیفین پاوین اور ایذائین اٹھائین اور اصل وہابی سجدہ وغیرہ کے جو اپنے وہابیت کے مدعی ہین بے روک ٹوک حج کرکے چلے جاوین ان سے کسی قسم کا تعرض نہو ان کے سوائے اور مذاہب (شیعہ خارجی وغیرہ) کے لوگ بھی ہمیشہ حج کو آتے ہین اور کسی سے انکا خیال یا اعتقاد جسکے وہ مدعی ہین اور وہ اہلسنت وجماعت کا صریح

---

۱۰ خیال واعتقاد کو کون پوچھتا ہے انکے بعض اسے افعال سے (جسکو اہلسنت تو کیا مہذب اہل تشیع بھی پسند نہین کرتے) اگر تعرض نہین کرتا انہی دنون مین ایک شیعہ (کوئی عالی ہوگا مذہب شیعون کا تو یہ ہے کا من ہین) نے مزار شیخین (حضرات صدیق اکبر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما) کے قریب مقابل بیول پر بڑ کر دیا جسپر حاجیون نے اسکو پکڑ ہی لیا تھا وقت شیعہ کی علم (منبر رسول صلعم) آیا اور اسکو چھوڑا کر لیگیا پھر پیسے لیکر اسکو چھڑا دیا اور پوچھا گیا تو زیر کیا کام کیا۔ سبحان اللہ شیعون کی حال شیعہ کی سائنہ مورد خطاب ہوا اسی سے شیعون کی بیحرمتی ہوگئی، صرف خیال ہے کہ یہ سنی ہے اور ہمارے امام کی بیحرمتی کرتا ہے ہم کیونکر اپنے سنی بھائی حاجیون کے ممنون ہون۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالف ہی کوئی نہین پوچھتا اور ہمسی جو اصولاً و فروعاً اہلسنت ہونیکے مدعی ہین یہہ دار و گیر ہو رہی ہے اور طرفہ یہہ ہی کہ عین حرم محترم مین محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہو رہا ہی (جیسے آب زمزم کا عین مسجد الحرام مین بیع کرنا وغیرہ وغیرہ) ان سے کوئی تعرض نہین کرتا اور ہمکو باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتون کے سبب یہہ مواخذہ ہو رہا ہی اس سی بڑہکر کیا ظلم ہوگا

† انکی تفصیل کو بخوف افروختگی حضرات مخاطبین عمداً ترک کیا گیا۔ وہ بہی اسوقت کے بعض ساکنین مکہ مکرمہ کی افعال کی تفصیل تہے نہ اس بقعہ مبارکہ کی ان حالات کے بیان تفصیلی یا اشارہ اجمالی کو کوئی مکہ مکرمہ کی توہین قرار دے تو یہہ اسکی نافہمی اور سوءظنی ہے وہ خود اس تجویز سے کعبہ مکرمہ کی توہین کرتا ہے مولوی صاحب (جنکا بیان نقل کیا جاتا ہے) اور تمام اہلحدیث کا دامن اس توہین کے دہبہ سے پاک ہے

یہ لوگ اس مقدس مشہد اور مطہر معبد کی **توہین** کو کفر سمجہتے ہین اور اسکے **تعظیم** کو جزو ایمان جانتے ہین اور اسکی نسبت اعتقادات مفصلہ ذیل رکہتی ہیں جو آیات و احادیث سے ثابت ہین۔

(۱) وہ گہر خدا تعالی کو تمام زمین سے پیارا ہے (دیکہو جامع ترمذی) (۲) اسپر چڑہائی کرنے اور شکار کرنے اس کے درخت و گہاس کاٹنے کو خدا تعالی نے حرام کر دیا۔ (صحیح بخاری وغیرہ)

(۳) اسمین نماز پڑہنی کو تمام زمین کی مسجدون مین نماز پڑہنی سے افضل ٹہرایا ہے (صحیح بخاری)

(۴) اسکو سب گہرون سے پہلی لوگون کے لئے برکت والہ بنایا (صحیح بخاری وغیرہ) (۵) جبتک مسلمان اس گہر کی تعظیم کرینگے خیریت سی رہین گے جب اسکی اہانت کرینگے ہلاک ہو جاوینگے (سنن ابی ماجہ) (۶) اسپر اصحاب فیل نے چڑہائی کی تو وہ ہلاک ہو گئے۔ (قرآن مجید سورۃ الفیل)

(۷) اسپر ایک لشکر چڑہائی کریگا۔ جب وہ میدان (ذی الحلیفہ کے قریب) مین پہونچیگا تو زمین مین دہسایا جاوے گا۔

جن لوگون کے اس پاک گہر کی نسبت یہہ خیال ہون انکی نسبت اسکی توہین کی تجویز نافہمی اور سوءظنی بلکہ ناانصافی نہین تو کیا ہے۔

ہم لوگ انگریزون (عیسائی مذہب) کی عملداری مین آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہبی ادا کرتے ہین جمعہ جماعت سے رد کے نہین جاتے - اپنے خیال اعتقاد مین خود مختار و آزاد ہین یہان مسلمانون کی عملداری مین حرم محترم کے طواف اور جمعہ جماعت سے بند ہین - پھر ہم کیونکر نکہین کہ اس آزادی کی نظر سے عیسائیون کی عملداری مسلمانون کی عملداری بہتر ہے - اس تنزی پر بعض حواشی پاشا کو غصہ آگیا اور اُس نے کہا کہ مین پاشا کے سامنے ایسی گستاخانہ گفتگو - ؟ پاشا مکہ نے اسوقت انصاف کیطرف رجوع کرکے تواضعاً فرمایا کہ انکو کچھ مت کہو یہ مظلوم ہے اسکو کینکر جوش آیا جبکہ اسکو اور اسکے شیخ کو ناحق متہم کرکے گرفتار کیا گیا ہے اور مولویصاحبکو مخاطب ہوکر فرمایا کہ مولوی صاحب آپ خفا نہ ہون ہمنے کیونکر آپ کی تعظیم نہین کی اپنے خاص محل اقامت مین جگہہ دی ہے اور یہہ بازپرس تمہارے ہی (ساٹھ ہے تین سو) ہموطنون کی مخبرین اور شہادتون پر ہوئی ہے اسکے بعد پاشا نے مولانا ممدوح کو اپنی حضور مین بلایا اور آپکا بہت اکرام کیا اور خاص اپنے ہاتھ سے آپکو قہوہ دیا اور اس بازپرس پر عذر کیا اور عفو چاہا اور آپ سے دعا خیر کا سوال کیا - اس کے بعد یہہ دریافت کیا کہ جناب عدیدہ طیبہ

بقیہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور نے ہمپر سخت ظلم کیا ہے کہ اپنے اخبار مورخہ ۱۹ جنوری ۸۸۳ء مین کسی گمنام کا ایک کارڈ متضمن توہین حرم محترم کا چھاپدیا اور اسکو اخیر مین یہہ درج کردیا کہ یہ کارڈ حضرت مولوی ابو سعید حسین لاہوری لکھا گیا ہے - ہم اسکا مفصل جواب نمبر ۱۱ مین شایع کرینگے بالفعل اتنا کہتے ہین کہ اس کارڈ مجہول الاسم کی اشاعت مین صاحب اخبار نور الانوار نے نہ صرف ہماری بلکہ اس کعبہ مکرمہ کی توہین کی ہے انکو لایق نہ تھا کہ ایک مجہول الاسم والحال کی ہدایت یا شہادت سے وہ خط متضمن توہین حرم محترم کو درج اخبار کرتے اور جسکے اسکا آلہ دوشنیدہ قرار دیتے - ہمنے اسکا ایک بمجرد جواب متضمن انکار امر و ارشاد آسید حسین جسمین وہ اخبار دیکھا لکھکر آپکے پاس اخبار مین درج کرنیکے لیے ارسال کیا تھا مگر انہون نے ابتک اسکو درج اخبار نہین کیا - اور ہماری بامرشد رفیعہ علیہ مدت ایک ایسا عذر گیا ہے جسکو عذر ہم نہ نازگناہ کہا جاسکتا ہے - ہم اسکی کیفیت مین بھی اسکے مفصل جواب درج کرینگے اگر وہ نامہربان دوست ہمارے اس مکتوب کی جواب کو درج اخبار کردیں -

† یہہ بھی وہی بات ہوئی جو مطلب ۲۰۶ مین کہی گئی ہے کہ یک بیع العرب : اللحم الجون ۔ خاص کے

یہی ارادہ رکھتے ہیں مولانا ممدوح نے جواب میں فرمایا کہ یہاں یہہ بازپرس ہوئی ہے خدا جانے تمہارا کیا حال ہوگا یہہ مفسد و مخبر وہاں جانیکو بھی تیار ہیں۔ اسلئے ہمارے حق میں اب یہی بہتر ہے کہ اپنے وطن کو واپس ہوں جس پر پاشا نے ایک خط یار و بکار (پاسپورٹ) پاشا مدینہ کی نام لکھکر اور اپنی خاص مُہر سے مسجل فرما کر آپکو مرحمت کیا اور فرمایا کہ آپ سے وہاں کسقسم کا تعرض نہیں ہوگا وہ خط (یار و بکار) اصل ترکی زبان میں معہ ترجمہ جو ایک لائق تعلیم یافتہ مدرسہ طبیہ دولت عثمانیہ نے کیا ہے نقل کیا جاتا ہے۔

اصل خط یار و بکار

مدینہ منورہ محافظین علیہ سلام

سعادتلو افندم حضرت تلری

علمای هندیه دن نذیر حسین ایله تلامیذ لری بر قسم حقنده کندیلری همشهریلری طرفندن اسناد اعتزال اولغله مکه مکرمه جه کندولری بالمؤاخذه تحقیقات یلجایین اجرا قلنمش وفقط اسناد واقع مذکوردن سوی الیهما بن براتلری ثابت اولمش اولدیغندن اوراجه ده شاید حقلرنده بویولده بر سوء زاید ایله جك اولدوغی ایسه براءت ذمتلری معلوم اولمق اوزره بیان کیفیته ابتدار قلندی اولبابده امر و ارادهٔ افندم حضرتلری منندر

فی ۲۹ ذی الحجه سنه ۱۳۳۱ و فی ۲۶ تشرین اول سنه

والی و قومانداز سجا

مکه مکرمه مدافعی

ترجمہ لفظی

مدینہ منورہ کے محافظین علیہ کو

سعادت آب حضرت صاحبن

ہند کے علماء سے نذیر حسین

اور انکے شاگردوں سے ایک شخص کے

حقمین جو انکو ہمو طنوں کی طرف سے

اسناد اعتزال ہوئی تھا سو مکہ مکرمہ

مین وہ مؤاخذہ ہو کر ضروری تحقیقات

انکی لگئی لکن چونکہ اسناد واقع

مذکور سے سوی الیہما کی بری الذمتی

ثابت ہوتی ہے اسلئے سمجھا جاتا ہے کہ

حقمین اس قسم کی کوئی بات کہی جاوے

تو بری الذمتی انکی معلوم ہونیکے لئے

کیفیت کو ابتدا کیا گیا آپ مین فرزند

بجناب محافظین مدینہ منورہ

سعادت آب حضرت صاحبن ہند کے علماء سے نذیر حسین اور انکے شاگردوں سے ایک شخص کے حقمین جو انکو ہموطنوں کی طرف سے اسناد اعتزال ہوئی تھا سو مکہ مکرمہ مین وہ مؤاخذہ ہو کر ضروری تحقیقات انکی لگئی لکن چونکہ اسناد واقع مذکور سے سوی الیہما کی بری الذمتی ثابت ہوتی ہے اسلئے سمجھا جاتا ہے کہ حقمین اس قسم کی کوئی بات کہی جاوے تو بری الذمتی انکی معلوم ہونیکے لئے کیفیت کو ابتدا کیا گیا آپ مین فرزند

ترجمہ باکاوہ

یہ خط (یار وکیار) لیکر مولانا مدینہ طیبہ مین پہنچے تو وہان بہی مفسدون نے بہت کچہ شور غل کیا مگر انکی بات کو وہان کسینے نہ سُنا۔

ایک خاص مراسلت سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ برات مولانا ممدوح کے بعد پاشا کو یقین ہوا کہ یہہ سب فساد مولوی رحمت اللہ کا ہے اسکا بانی مبانی یہی ہے لہذا پاشا نے اسکو بلایا اور خوب دہمکایا اور فرمایا کہ اگر تجھے یہان رہنا ہی تو چپ چاپ بیٹہا رہ ورنہ ہم تجھے یہان سے نکال دینگے۔ بعض حاجیون کی زبان سے ہمنے یہہ بہی سُنا ہی گو ہنوز اسکی متعدد وسایل سے تصدیق نہین ہوئی کہ وہ جدہ مین تہے کہ وہان اس خبر کا شہرہ ہوا کہ مولوی رحمت اللہ کو مکہ سے نکال دینے کا حکم باب عالی سے آگیا ہے پاشا مکہ کے نام سلطانی تار اس مضمون کا آیا کہ مولوی رحمت اللہ کو چند روز کے عرصہ مین اس طرف روانہ کردو اور اسکو یہہ بات کہدو کہ تم کسی قسم کا تعلق مکہ سے باقی نہ رکہو تمکو بقیہ وقت حیات اسطرف بسر کرنا ہوگا۔ وہ راوی (حاجی) بیان کرتا ہے کہ ہمارے سامنے اسکا کسیقدر اسباب جدہ مین آچکا تہا چونکہ ہمارا اسٹیمر (الگبوٹ) روانہ ہونیکو تیار تہا اسلیے ہم چل پڑے۔ مولوی رحمت اللہ کو جدہ مین پہنچا ہوا ہمنے نہین دیکہا۔ یہہ خبر اگر صحیح ہے تو اسکا سبب لوگ خواہ کچہ بیان کرین انفسد وکا بانی ہونا ہو یا چندہ نہ زبدہ کا روپیہ خورد برد کرلینا (جیسا کہ عام لوگ بیان کرتے ہین) یا دہانکی ذرات کے لیئے بلایا جانا (جیسا کہ اُن کے معتقد کہتے ہین) مگر ہم تو یہی خیال کرین گے۔

تقیہ حاشیہ (اپنے محل اقامت ہی مین سہی) نظر بدر کہا جسکا نام ہندوستان مین بذریعہ اخبارات وانتہارات مشتہر ہوا اور اس سے لاکہون اہلحدیث کا دل دکہا اور ان کے مخالفون کا مطلب پورا ہوا یہہ عذر کرکے اسکو معاف کرالیا مولانا ممدوح اس جبر کو معاف نکرتے تو کیا اور وہ چار دن دیوان مین رہتے اور مجدس کہلاتے یہہ جبر اور یہہ عفو دونو تو ہم منصفین گورنمنٹ و دیانہ ظرین وسامعین کے لائق ہے ایسے مجبوراً عفو سے وہ جبر معاف نہین ہوسکتا بلکہ یہہ جبر اور ایک ظلم کا باعث ہی۔

† مگر وزارت کے لئے بلائے جانے تو اُن کے نام مضمون کا وارنٹ کہ مکہ مین اب کوئی تعلق نہ رکہو (یعنی گہر دہ دانہ یہ بکہیرے تو

کہ یہ اس ظلم و فساد کا بدلہ ہے جو اس شخص سے ہمیشہ سرزد ہوتا رہا ہے پہلے تو اس نے ۵۷ء
میں اپنے دین اسلام کا مخالف ہوکر اپنی مہربان گورنمنٹ (جسکے ظل حمایت مین علی الاعلان
آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہبی ادا سے کرتا رہا اور خاصکر رد و ابطال مذہب عیسائی مین
وہ کامل الاختیار رہا اور اُسپر کسی نوع کا تعرض نہ ہوا) کی بغاوت کی - پھر ہجرت کے
بہانہ مکہ مین پناہ گزین ہوکر سال ہا سال غربا اہلحدیث کو تکلیف دی اور حرم محترم سے درس
قرآن و حدیث کی ممانعت کرادی - اخیر مین اس گروہ کے پیشوا و امام اور اہلبیت سید الانام کی
ایذا رسانی و توہین و تحقیر پر کمر باندھی ہے خدا تعالیٰ گو ایک مدت تک اسکو ان مظالم کے ساتھ
مہلت دی اور مکہ مین اسکی توقیر و عزت کرائی مگر آخر ایک دن ان سب مظالم کی سزا دی ؎
تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا - اب اس کے حال پر پہتیل اور اشعار
مرثیہ کر رہی ہین ؎ چاہ کندرا چاہ در پیش ؎ کیا خوب سودا نقد ہی اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
؎ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را + چندان امان نداد کہ شب را سحر کند - بالفعل ہم اس خبر
کی نسبت اسیقدر بیان پر اکتفا کرتے ہین - جب ہمکو اس خبر کی اچھی طرح تصدیق ہوگی تو اسکے
نتایج و فواید اور بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ ابھی اسکی پوری تصدیق نہین ہوئی -

یہہ اس مجمل سرگذشت کی تفصیل ہے جس سے ان اخبارات و اشتہارات کی

جنمین یہہ تقریرات درج ہین کہ مولانا ممدوح کے دشمن مکہ مین قید ہوگئے تھے یا حوالات مین رہے
تھے اور مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر رہا ہوئے اور وہ نہون نے اپنے عقاید سے رجوع کیا اور
توبہ نامہ لکھدیا اور ترک سوارون کی حراست مین اونکا مدینہ جانا ہوا - وغیرہ وغیرہ ناظرین انصاف
بین کو بخوبی صداقت ظاہر ہوسکتی ہے -

اس تفصیل پر اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ جو کچھ تمنے بیان کیا ہے اپنے شیخ یا ان کے
رفیقون سے سنکر یا انکے ہمخیالون کے خطوط آمدہ مکہ سے دیکھکر بیان کیا ہے اسکا خلاف
جو بہت سے اخبارون (نور الانوار کانپور - مشیر قیصر لکھنو - اکمل الاخبار دہلی - کاشف الاخبار یہی

خیرخواہ عالم دہلی - مظہر العجائب مدراس - کارنامہ لکھنو - جامع جہانگیر کلکتہ نہر مبین وزبجوبہ عین الاخبار مرادآباد - نہار داستان حیدرآباد دکن - دارالسلطنۃ کلکتہ - طوطی ہند بیٹھ کوہ نور لاہور - خیرخواہ اسلام حیدرآباد دکن وغیرہ+) اور بہت سے اشتہارون (اشتہارنامہ مطبع ہیریہ یکہ - اشتہار مطبوعہ مطبع نصرت الاخبار دہلی - مطبوع رپن پریس کلکتہ - مطبع مطبع انوار محمدی لکھنؤ وغیرہ) مین درج ہوکر شایع ہوا ہے وہ تمہارے بیان سے زیادہ معتبر ہے کیونکہ اسکے راوی مہاجر عالم - حاجی متقی - دیندار - پرہیزگار لوگ ہین چنانچہ (نورالانوار کانپور - اکمل الاخبار دہلی - کشف الاخبار بمبئی - مظہر العجائب مدراس) وغیرہ کے اڈیٹرون نے جو خود بھی ان صفات سے متصف ہین اور راویون کے یہہ اوصاف بیان کئے ہین پہر تمہارے اکیلے آدمی کے بیان پر ان سب اخبار والون اور ان کے راویون کو کیونکر دروغگو قرار دین

تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ہم بھی اپنے جواب مین اکیلے نہین بڑے بڑے نامی اخبارون (نیراعظم مرادآباد - ریاض الاخبار گورکہپور - ارمغان بمبئی - احسن الجرائد مدراس - پیالہ اخبار پنجاب وغیرہ) کے اڈیٹر ہمارے ساتھ ہین اور کئی اشتہار (مطبوعہ دہلی - ناگپور بنگلور وغیرہ) ہمارے بیان کے موید - اور جن لوگون کی روایت یا خطوط سے ہم نے یا ہمارے ہمصفیر ہمعصرون نے واقعی حالات لکھے ہین وہ بھی ان صفات والقاب مہاجر عالم حاجی متقی - دیندار - پرہیزگار سے موصوف ہین اور بخیال ہونیکا الزام متساوی الورود ہے کیا جن لوگون سے ہمارے مخالفون نے حالات سُنے اور نقل کئے ہین وہ اُنکے بخیال نہین ہین ؟ جانب مخالف مین کثرت عدد کا خیال ہو تو یہہ لایق لحاظ نہین ہے دراصل ان حالات مخالفانہ کے شایع کرنیوالے ایک دو ہی حضرات ہین جنکے نام نامی پہلے نمبرون مین درج ہوئے ہین باقی حضرات نے تو ان ہی کی تقلید کی چنانچہ آجکل کے اکثر اخبارون کی چال ہے - اس بحث سے بخوبی ثابت ہوا کہ بیان مخالف

+ یعنی کوہ نور لاہور صادق الاخبار بہاولپور رحمۃ مرتبہ پور مشہد فی الاخبار بہاولپور شمس الاخبار مدراس اخبار الاخبار لکھنؤ وغیرہ

ہمارے بیان سے زیادہ معتبر نہین ہے **ولیکن** ہم اپنے بیان کی تائید و تصدیق کے لئے صرف اس نقلی بحث اور روایت کے اصول پر اعتماد نہین رکھتے اور اسکو طول دینا نہین چاہتے کیونکہ اسکا انجام سجز اسکے اور کچھ نہ ہوگا کہ وہ ہمارے راویون کو بیدین اور وہابی قرار دین۔ ہمارے گروہ کے نوجوان اُن کے راویون کو مشرک و بدعتی قرار دین جس سے اور نئے مقدمات و مباحث قایم ہون گے اور ایک دوسرے کے از الحیثیت عرفی کی نالش کرنے کو مستعد ہون گے۔ **بلکہ** بجاے اسکے ہم **عقلی دلایل اور اصول روایت** سے ناظرین کو ثابت کر دکھاتے ہین کہ جو کچھ ہمنے اور ہمارے ہمعصیر ہمعصرون نے بیان کیا ہے وہ قرین صدق معلوم ہوتا ہے اور اسکا درست و راست ہونا اسکے مخالف بیان سے مرجح ہے۔ وہ **اصول و دلایل** بہت ہین مگر ہمدست ہم چند اصول و دلایل کے بیان پر اکتفا کرتے ہین و باللہ التوفیق۔

(۱) ہمارے مخالف اخبارون اور اشتہارون کے بیان مین اختلاف ہے اور **اختلاف بیانی** جس امر (صدق یا اُسکے خلاف) کا نتیجہ دیتی ہے اہل زمانہ کو معلوم ہے اس نتیجہ کو جیسا کہ علماء اور اہل شرع جانتے ہین ویسا ہی کچہری کے وکلاء اور اہل دُنیا بہی سمجھے ہوئے ہین جس سے چاہو پوچہ لو۔ وہ اختلاف کئی امور مین ہے مگر ہم بنظر اختصار چند امور کے بیان پر اکتفا کرتے ہین۔

الف گرفتار کرنیوالے **سپاہیون** کا عدد بعض اخبارون (نور الانوار شہر قیصر وغیرہ اور **اشتہار** مطبوع رپن پریس کلکتہ مین چھ بتایا ہے **بعض** اخبارون مین آٹھ۔ (دیکھو دار السلطنۃ مکہ نمبر ۷ جلد ۳ مطبوعہ ۸ دسمبر ۱۸۸۳ء)

ب **ملزمین** (گرفتار شدگان) کا عدد بعض اخبارون (**نور الانوار** مظہر العجائب نمبر ۱ جلد ۵ وغیرہ) مین یہ والا نامہ ممدوح کے علاوہ چھ بیان کیا ہے۔

بعض اخبارون مین سترہ (دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۹ جلد ۳ ۱۷

اور اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹)

ج کیفیت وصورت مواخذہ بعض اخبارون (نور الانوار۔ مشیر قیصر کارنامہ۔ مظہر العجائب وغیرہ) مین تو صرف حوالات مین رکھنا بیان کیا ہے ان ہی اخبارون کے بعض پرچون مین اور کئی اور اخبارون مین مقید ہونا اور جس مین جانا (دیکھو عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۴ مطبوعہ ۸ جنوری وغیرہ جنمین نور الانوار سے ایک مہاجر صاحب کا خط فارسی منقول ہی) اور طرفہ یہہ کہ بعض اخبارون مین مقید ہونے کے ساتھہ زدوکوب ہونیکا حاشیہ بھی لگا دیا گیا ہے (دیکھو جام جہان نما نمبر ۲ جلد ۲۳ مطبوعہ ۲۳ نومبر ۱۸۳۳ء)

د سبب مواخذہ کئی اخبار (کارنامہ۔ مظہر العجائب۔ مشیر قیصر نور الانوار وغیرہ) مین تو پہلا قصور (عقاید وہابیہ و ترک تقلید) قرار دیا گیا ہے۔ (جسکا از کتاب بزعم مواخذین ومخالفین مولانا ممدوح ہند وستان مین ہوا ہے نہ عرب مین جاکر) صاحب کارنامہ لکھتے ہین کہ وہابی مذہب کے رسایل جو انکی تلاشی سے برامد ہوئے سید احمد وحلان کو نکتہ چینی اور ترجمہ کے لئے دیئے گئے اونہون نے مولوی رحمت اللہ سے مواضع اعتراض ترجمہ کراکے پاشا کی خدمتمین پیش کئے۔

بعض اخبارون مین ایک اور تازہ قصور سبب قرار دیا ہی اور یہہ کہا ہے کہ مولانا ممدوح نے حرم محترم مین بیٹھکر وقتاً فوقتاً اپنے جلسہ مین اپنے عقاید کے مسئلے بیان کئے اور حرم کے معاملات اور وہان کی روشنی اور درود خوانی پر اعتراض کرنے لگے (دیکھو کشف الاخبار بمبئی نمبر ۹ جلد ۳ اکمل الاخبار دہلی نمبر ۳ جلد ۱۹ مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۴۴ء)

ایک حضرت جو سب اخبار والون سے بڑھکر (مگر دوسرے درجہ مین)

† اول درجہ مین ایک اور حضرت ہین انکا نام ہم پھر کبھی بتا دینگے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہذب اور خوش اخلاق ہین اسکا سبب ایک اور ہی پولٹیکل امر بیان کرتے ہین پہلے تو وہ اپنے اخبار کے متن مین فرماتے ہین کہ (یہ وہابی لوگ) ہر گورنمنٹ کے باب مین کچھ اور ہی ارادہ رکھتی ہین (یعنے جہاد و فساد کا) پھر حاشیہ مین فرماتے ہین کہ جیسا کہ حکام وقت کو وقتاً فوقتاً دریافت ہوا ہے" پھر فرماتے ہین کہ حاجیون کی زبانی معلوم ہوا کہ پاشا مکہ نے ظلماً قید نہین کیا بلکہ وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہان بھی یہ وہابی کارروائی (یعنے جہاد و فساد) کرنا چاہتے تھے اور کئی ہزار روپیہ وہان تقسیم کرنیکو لگے تھے اسپر عرب لوگ بگڑے اور اُنہون نے دعوی کیا پاشا ممدوح نے انکی جان کی حفاظت کے لئے محفوظ و محبوس رکھا" یہہ سبب بیان کرنیوالے ہمارے قدیمی (مگر نا مہربان) دوست حضرت اڈیٹر مشیر قیصر ہین جنہون نے اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ مطبوعہ ۸ جنوری مین یہ دُرافشانی کی اسی پرچہ مین اونہون نے اپنا مہذب و خوش اخلاق ہونا ثابت کردیا ہے۔ اسمین آپنے ہمکو ایک ڈزن (درجن) دشنام سے معزز و ممتاز فرمایا اور اس سبب کے بیان سے اپنا پولٹیکل اصول اور اخبار نویسی کے فرائض سے واقف ہونا ثابت کیا ہی اور ہمکو اپنے بیان سے بہت سے نتائج نکالنے کا موقعہ دیا ہی جو دمًا فومًا نکالین گے انشاء اللہ تعالی۔

۲ فیصلہ اور رہائی کا سبب بعض اشتہارون (اشتہار نامزد مکہ مکرمہ) اور بعض اخبارون (نور الانوار۔ عین الاخبار۔ مشیر قیصر۔ مظہر۔ سلطان الاخبار وغیرہ مین) تو مختصر یہہ بیان ہوا ہے کہ مولانا نے اپنے عقائد سے رجوع کیا اور کلمہ شہادت پڑہا (یعنی نئے سر سے اسلام حاصل کیا) اور توبہ نامہ لکہدیا جسپر پاشا نے انکو رہا کیا (یعنی پہر اُن پر کوئی مواخذہ و مطالبہ باقی نرہا) بعض حضرات نے تو ایک معتبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مقدس مہاجر کی روایت سے یہ لکھدیا کہ وہ زبانی توبہ کرنے اور کلمہ شہادت پڑہنے پر خلاصی پائی۔ تحریری توبہ نامہ اُنہون نے اپنے مکان پر جاکر بہدست چار سپاہیون کے جو اُن کے ساتھ گئے تہے ارسال کیا ہے (یعنی اُنپر اتنا جبر بھی نہین کیا گیا کہ توبہ نامہ لکھو تو یہان سے اُٹھو۔ دیکھو نور الانوار۔ عین الاخبار نمبر ۱ جلد ۴ وغیرہ)

اسپر بعض حضرات اہل اسلام خصوصاً حنفیون کرام کو مژدہ دیتے ہین اور بحق مولانا ممدوح آیۂ اِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اور حدیث اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ پڑہتے ہین (دیکھو مہر نیمروز بجنور نمبر ۴۶ جلد ۵ اور سلطان الاخبار بنگلور نمبر ۲۱ دفتر ۶۔ مگر ان ہی مین سے بعض اخبار اور کئی اور صداقت شعار یہہ بیان کرتے ہین کہ مولوی رحمت اللہ کی ضمانت پر صرف مدینہ جانیکے لئے آپکو اجازت ملی تہی آپکی مخلصی و برأت نہ ہوئی تہی اور مقدمہ آپکا زیر تجویز اور جرم آپکا بدستور بحث طلب رہا تہا جسکا فیصلہ مدینہ سے واپس آکر ہوتا (دیکھو نور الانوار اور اُسکے سبہی مقلدین صداقت شعار)

بعض حضرات نے اسپر اور طرہ چڑہا دیا ہے کہ آپکا مدینہ جانا بہی دو ترک سوارون کی حراست میں ہوا ہے (دیکھو اخبار دار السلطنۃ کلکتہ نمبر ۷ جلد ۳ وغیرہ)

ان حضرات (مقدمہ کو زیر تجویز قرار دینے والون) کا یہہ بھی دعوی ہے کہ مولانا ممدوح مدینہ سے واپس ہوے تو مقام رابق سے بالا بالا جدہ کو چلے آئے مکہ مین داخل نہین ہوے۔ مکہ مین جاتے تو ضرور جوابدہی کرتے۔ (دیکھو کشف الاخبار نمبر ۹ جلد ۳۱ اور اکمل الاخبار نمبر ۳ جلد ۱۹) مگر یہہ بات کہتے ہوئے انکو یہہ خیال نہ آیا کہ اس صورت مین وہ دو ترک سوار کیا ہوئے کہین (خدانخواستہ) راستہ مین شہید (۱) ہوگئے۔ یا وہابی (۲) بنکر مولانا ممدوح سے ملگئے۔ یا مولانا ممدوح اور آپ کے رفیق مولوی تلطف حسین صاحب (پیادہ) ان دو سوارون سے قوت (۳) مین زیادہ نکلے کہ انکو

بہی اپنے ساتھ جدہ مین بلکہ دہلی مین لے آئے۔ نہ اُنکے روکنے سے خود جدہ جانے سے رُکے نہ انکو مکہ مین خبر کرنیکے لئے جانے کے اجازت دی۔ یا (۴) مولانا ممدوح کی کمک و مدد کے لئے نجد کے وہابی وہان جمع ہو گئے؟ وہ ترکون سے جہاد کرکے مولانا کو جبراً جدہ لیگئے۔ یا (۵) باوجود ان ترکون کے مکہ مکرمہ مین پہنچ جانے اور پاشا کے مولانا ممدوح کے فرار سے مطلع ہو جانیکے پاشا انکو جدہ سے وہابیان نجد یا کانسل برٹش گورنمنٹ کے خوف سے نہ بُلا سکے؟ اور مقدمہ زیر تحقیقات کو بلا تحقیقات داخل دفتر کرکے خاموش ہو بیٹہے۔ منجملہ ان باتون کے کوئی نہ کوئی بات یہ حضرات پہلے گہڑ لیتے۔ پہر یہہ بات بناتے۔ کہ آپکا مقدمہ زیر تحقیقات تہا اور آپکا مدینہ جانا زیر حراست ہوا تہا اسی خوف سے مولانا پہر مکہ مین نہین آئے"۔ سچ ہے کہ عیب کرنیکے لئے بہی ہنر چاہئے۔ جہوٹی بات بیان کرنیکو بہی اتنی عقل تو ضرور چاہئے کہ اسکا پیش و پس سوچ لین اور جو اسپر کوئی منصف (جج) سوال کرے اسکا جواب تیار رکہین۔ اب دیکہئے ہمارے مخاطبین ہمکو ان پانچ سوالون کا کیا جواب دیتے ہین ان ہی باتون سے کوئی بات اختیار کرتے یا کچہہ اور گہڑ لیتے ہین۔

اگر بقول ان حضرات مولانا ممدوح مدینہ سے براہ راست جدہ آئے ہین مکہ نہین گئے تو اسکی وجہ بجز اسکے اور کوئی نہین کہ پاشا تو مولانا ممدوح کو عزت و اکرام سے سارٹیفکٹ دیکر رخصت کر چکے تہے اور پہر کوی آپ کا وہان طالب نتہا اسلئے وہان نہ گئے۔ لہذا وہان نہ جانا عین آپ کی بری ذمہ ہونے پر دلیل ہوا نہ انپر کسیکا مطالبہ و مواخذہ باقی رہنے پر۔ اُنپر مطالبہ

---

† ہم حلف اٹہا سکتے ہین کہ ہم نے دہلی مین مولانا ممدوح کے ساتہہ کوئی قیدی ترک سوار نہین دیکہا۔ مسجد کے حجرہ مین چہپا رکہا ہو تو خبر نہین۔

ومواخذہ باقی ہوتا تو آپ جدہ مین کیون چلے آتے کیا جدہ مین وہابیون یا انگریزون کی عملداری تہی؟ سلطان روم اور پاشا مکہ کی وہان حکومت نہ تہی۔؟ پس یہ دلیل تمہاری ہی اوپر پڑی اس سے بہی انکی برات ثابت ہوئی۔ مولانا ممدوح نے وہان نہ جانیکو جانے پر اسلیئے ترجیح دی ہوگی کہ یہ مفسدین وہان جانے پر کچہہ بہرپسا دنہ اوٹہاوین ہم ایک دفعہ غرت سے چلے آئی ہین پہر ان سے کوئی تکلیف نہ پاوین۔ بوقت حصول شرف زیارت ہمنے اسکا اصل حال جناب سے دریافت نہین کیا ورنہ ہم اپنے ظن سے کچہہ لکہتے۔ ان ہی کے بیان کو نقل کرتے

(۲) یہہ کارروائیان (جوان اخبارات واشتہارات مین مذکور ہین اختلاف بیانی کے ساتھ قانون عدالت واصول سیاست ومقتضاے رابطہ یگانگت برٹش گورنمنٹ وعثمانی دولت کے بہی مخالف ہین پاشا مکہ کو کب اختیار + حاصل ہی کہ برٹش گورنمنٹ رعایا کو خصوصاً

+ یہ بات ہمسے پہلے کسنے کہی تو حضرت سلطان الاخبار نے اپنے نمبر ۲۱ دفتر ۲ مین اسپر بصیغہ مراسلات یہ اعتراض وارد کیا ہی کہ اگر وہ (مولانا ممدوح) زوردار رعایا انگلشیہ تہی۔ اور شریف مکہ (یعنی پاشا) کو دست اندازی کی قدرت نہ تہی تو کیونکر طلب کیا۔"

اسکا جواب یہہ ہی کہ صرف طلب کرنیسے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ انکو برٹش گورنمنٹ رعایا کے مذہب مین دست اندازی کرنے اور انکو قید کرنے یا حوالات مین بہیجوانے کا اختیار بہی حاصل تہا۔

یہہ طلب کرنا اور تین دن تک اپنے پاس رکہنا ہی پاشا اس کے عذرا (بہانہ) سے تہا کہ ہم انکو دشمنون سے بچاتے اور انکی جان کی حفاظت کرتے ہین چنانچہ صفحہ (۳۹) و (۴۱) مین اسکا ثبوت ہوچکا۔

آیندہ اگر ہماری قوم اور مہربان گورنمنٹ نے ہماری باتون کیطرف توجہ کی تو یہہ طلب کرنا بہی قابل مواخذہ ہوگا۔

معترض کا زوردار رعایا انگلشیہ کہ لفظ مین یہ اشارہ ہی کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ کی نسبت کمزور ہے

ایسے شخص کو جو لاکہون آدمی کا سردار و رہبر ہو اور گورنمنٹ انگلشیہ کا خیرخواہ اور برٹش گورنمنٹ کا نسل اسکا حامی ہو اور وہ اسکا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا پاشا مکہ کو جتا بہی چکا ہو (چنانچہ انکے مخالف اخبار کشف الاخبار بمبئی - اکمل† الاخبار دہلی وغیرہ) اس امر کے صاف معترف ہین) قید کرے یا حوالات مین رکہی یا زد و کوب کرکے اسکی ذاتی مذہبی خیال مین بیجا مزاحمت کرے اور جبراً اسکا مذہب (خواہ وہ کیسا ہی ہو) اس سی چہوڑا دے - اسکو یہہ اختیار ہوتا تو دولت عثمانیہ اور برٹش گورنمنٹ و سلطنت ایران مین رابطہ دوستی آجتک قایم نہ رہتا - اور جدہ مین برٹش کانسل متعین نہ ہوتا - لہذا کوئی دانا و خیرخواہ سلطنت روم ایسا خیال نہین کرسکتا کہ پاشا مکہ نے ایسی معزز رعایا اور خیرخواہ برٹش گورنمنٹ سے ایسی سخت و ناجایز مزاحمت کی ہو - اور برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کی دوستی و عہد و پیمان کا کچہہ لحاظ نکیا ہو - آگے ان حضرات مالکان ملک و مذہب کو اختیار ہی جو چاہین تجویز کرین ؎ ولیکن قلم در کف دشمن است اور نیز اگر انکو رعایا ریاست غیر کے مذہب مین دست اندازی و مزاحمت کا اختیار ہوتا تو آجتک کوئی شیعہ (جو اہلحدیث کی نسبت بدرجہا بڑہکر مخالف مذہب ساکنان مکہ گنے جاتے ہین) گورنمنٹ انگلشیہ اور سلطنت ایران کی رعایا سے کبہی حج کرنے نہ جاتا - اور جو جاتا وہ ضرور سنی بنکر آتا - ولیکن کبہی کسینے

بقیہ حاشیہ - یہہ کلمہ گورنمنٹ انگلشیہ رعایا کہلا کر موہنہ با قلم سے نکالنا ناشکری مین داخل ہی صفحہ ۳۲ جو اس سلطنت کو کمزور سمجہے وہ اس گورنمنٹ کی رعایا کیون کہلاوے زوردار سلطنت کا رعایا کیون نہ ہو جاوی جیسا کہ اس گورنمنٹ کو زوردار سمجہنے والی جدہ بلکہ مکہ مکرمہ مین رہکر بہی اس گورنمنٹ کی رعایا کہلاتے ہین -

† انکی اصل عبارت یہی دوسرے روز برٹش کانسل مقیم جدہ کیطرف سی ایک شخص پاشا کی پاس گیا اور عرض کیا کہ مولوی نذیر حسین صاحب کو آپ میری حوالہ کرین یہہ شخص گرفتاری کے لایق نہین ہی خیرخواہ سرکار اور معتبر ہی -

نہ سنا ہوگا کہ کسی شیعہ سے مکہ مین اس قسم کی مزاحمت ہوئی ہو پہر اہلحدیث سے جو اصولاً و فروعاً اہل مکہ کے سنی بہائی ہین صرف بعض فروعات مین انکا اختلاف ہے اس قسم کی مزاحمت پاشا مکہ کیطرف سے کیونکر ممکن ہے۔ اس نظر سے بہی کوئی ریاست روم سے حسن ظنی رکہنے والہ اور اسکا خیرخواہ یہہ تجویز نہ کریگا کہ پاشا مکہ نے مولانا ممدوح سے اس قسم کی مزاحمت کی ہو۔

(۳) یہہ کارروائیان (سندرجہ اخبارات مخالفین) جیسکہ باہم متخالف اور قانون عدالت و اصول سلطنت کی مخالف ہین ویسے ہی عقل و تدبیر صائب کی بہی برعکس ہین۔ ان سب کو باہم مقابل کرکے دیکہا جاوے تو بازیچہ اطفال سے بڑہکر معلوم نہین ہوتین پہر انکی تجویز عدالت عالیہ نائب دولت عثمانیہ مین گستاخی نہین تو کیا ہے۔؟ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ان اخبارون مین پہلے مولانا ممدوح کا تائب ہوکر مخلصی پانا نقل کیا ہے۔ پہر مولوی رحمت اللہ کا ضامن ہونا۔ پہر ترکون کی حراست مین انکا مدینہ جانا۔ پہر بعد واپسی مدینہ تحقیقات مقدمہ کا قرار پانا اور یہہ سب بازیچہ بیش نے کا مصداق ہے۔ پہلا جب توبہ ہوکر نئے سرے مسلمان بنکر خلاصی پاگئی تو پہر ضمانت کی کیا معنی؟ اگر کہو کہ یہہ آیندہ عمر کے لئے ضمانت ہے کہ پہر نہ کہین ہندوستان مین جاکر مرتد ہوجاوین تو اولاً مولوی رحمت اللہ جو مولانا ممدوح کا زمانہ غدر سے خون کا پیاسا ہے کیونکر مولانا ممدوح سے نسبت ہی کیا ہے کہ انکا ضامن ہوا اور ثانیاً اس امر کے لئے مولوی رحمت اللہ (جو ہندوستان سے بغاوت کے سبب نکلا ہوا در تادم زیست یہان آنہین سکتا۔) کے ضامن ہونے سے کیا مطلب ہے اور اگر کہو کہ یہہ مدینہ سے واپس آنیکی ضمانت ہے تو مولوی رحمت اللہ کے کفیل وضامن ہونیکی کیا وجہ کیا قافلہ کے ساتہہ یا مدینہ مین مولوی رحمت اللہ کی فوج تہی یا اسکو حرمین شریفین پر بلا فوج حکومت وسیاست حاصل تہی؟ ایسا تہا تو پہر ترکون کی حراست ہے کیا غرض۔ اور اگر مزید احتیاط کے لئے ترک سوارون کو ساتہہ کردیا تہا تو پہر اونہون نے کام

کیا گیا - اسکی بابت ہم پہلے ہی دلیل اول کے ضمن مین پانچوان دال کر چکے ہین - اِس سوالات مین غور کرنیسے امید ہی ناظرین کو یقین ہوگا کہ یہہ کارروائیان بازیچہ طفلان سی بڑہکر نہین و لہذا اُنکی تجویز ایک **جلیل القدر نائب سلطنت عثمانیہ** کے شایان سوء ادبی ہے ؟ -

۴) **توبہ نامہ** جو ان اخبارات و اشتہارات مین شائع ہوا **مصرع** خود غلط افشا غلط الاغلط کا مصداق ہی اور اسکے الفاظ اور **مضمون** دونو شہادت دیتے ہین کہ وہ **جعلی** ہے اسکے الفاظ کی **شہادت** کا بیان مختصر تہ ہم نمبر ۹ جلد ۲ مین کر چکے ہین اور اسمقام مین لفظی بحث کو طول دینا نہین چاہتے اِس شہادت کی تفصیل ہم پھر کسی موقع پر کرینگے یا ہمارے اور احباب (جیسا کہ ہم سنتے ہین) اُسکو اپنے ذمہ لین گے -

شہادت مضمون کی تفصیل یہہ ہی کہ جن باتون (الزامون) مین جبکہ گرفتار تھا اُن باتون کی نسبت پاشا ممکہ کا اِس توبہ نامہ مین بالتصریح کچھہ فیصلہ نہین بتایا گیا پھر ہم کیونکر تسلیم کر سکتے ہین کہ مجسٹریٹ نے اس **مجمل توبہ نامہ** پر اکتفا کر کے ملزم کو رہا کر دیا ہو اور اپنے فیصلہ مین اِن امور کا مفصل ذکر نہ کیا - ہم ہندوستان کی (انگریزی اور اسلامی) **عدالتون** مین عام دستور دیکھتے ہین (اور یہی قانون شریعت کا حکم ہے) کہ جس امر مین تنازع ہو اسکا جواب دعوی (یا الزام) اور فیصلہ مین پورا ذکر بیان ہوتا ہے **مثلاً** کوئی کسی پر خون یا زنا کی بابت استغاثہ کرے یا زمین وغیرہ مال کا دعوی دار ہو تو اِس دعوی (یا استغاثہ) کا فیصلہ مین یہہ بیان بالتصریح ضرور ہوگا کہ مستغاث الیہ یا مدعا علیہ نے اِس جرم (خون زنا) یا دعوی زمین (یا مال) کا اقبال کیا اِسلئے وہ سزایاب ہوا یا مدعی کو اسکا حق دلایا گیا یا مدعی کی رضامندی سے معاف کیا گیا یا اُس نے انکار کیا اور جرم ثابت نہ ہوا اِسلئے بری کیا اور **اقبال** یا انکار مستغاث (یا مدعا علیہ) مین بھی ضرور جرم

یا دعوی کا بالتصریح ذکر ہوگا کہ ہمنے فلان جرم کیا یا نہین کیا مگر اس اشتہار تو بہ مین جو مستقل اور متعدد اخبارات مین شائع ہوا ہی نہ پاشا کے فیصلہ مین اُن الزامون کا (جو مولانا ممدوح کے ذمہ لگائے گئے اور بقول حضرات مخالفین وہ کتب الحدیث سے چنکر عدالت مین پیش ہوئی اور مولانا ممدوح سے ان کے جواب لئے گئے) بیان تصریح ہے نہ مولانا کی کلام متضمن توبہ مین۔

مولانا ممدوح کی نسبت یہہ الزام قایم ہوئے تھے کہ یہہ وہابی ہین اور غیر مقلد اور خنزیر کی چربی کو حلال کہتے ہین اور ہپوپی خالہ سے نکاح کو جایز جانتے ہین وغیرہ وغیرہ

ان السید المولوی محمد نذیر حسین والحاج المولوی سلیمان الحضرا فی المحکمة العالیة واستتابا عن العقیدة الضالة المجددیة والطریقة الخبیثة الوهابیه الخ

(اشتہار نامزد مطبع میریہ کہ)

اور اس توبہ نامہ مین جو فیصلہ پاشا منقول ہی اُسمین بجز اس امر کہ اونہون نے وہابی عقیدہ سے توبہ کی اور کسی امر (تقلید خنزیر ہپوپی خالہ وغیرہ) کا ذکر نہین ہی۔

اور جو اسمین مولانا ممدوح کا کلام بتایا گیا ہے اُسمین پانچ امر کا اقرار (۱) مین سُنی ہون (۲) رافضی خارجی وہابی مذہب کو یکسان بُرا جانتا ہون۔

سید محمد نذیر حسین متبع سنة واجماعت عقیدةً وقولاً اور انکی خلاف تمہی مذہب ہین خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سکو بُرا سمجھتا ہون (۳) مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون (۴) مین حنفی المذہب ہون فتوی مخالف دیتا ہون اور حنفی المذہب ہون و مبتلا باخطاء (توبہ نامہ جعلی)

(۵) جو مجھہ سے بھول چوک ہوئی اس سے مین توبہ کرتا ہون۔

+ یہہ ہندی کی عربی ہی جو تمام ہندوستان کے اخبارات مین اسی لفظ معروف سے چھپی ہے اور یہہ ایسی غلطی ہی کہ ہندی منشی پڑھنے والے بھی سمجھتے ہین۔ یہہ ایک لفظی دلیل اسکے جعلی ہونے پر ہی اور دلایل کی تفصیل پھر کبھی سہی۔

* اس عبارت کو بھی غور سے پڑھنا اور یکی ترکیب سوچنا مولانا ممدوح کی یہہ عبارت ہوتی تو اسطرح بھی جاتی کہ مبتدا و خبر مین ارتباط نہین پڑتا۔ فارسی خبر نصف محاورہ فارسی نصف موافق ترکیب عربی مولانا ممدوح حضرات کے نزدیک عقیدہ ہیز اپھر نہین ہین تو کیا اشاعت مین بھی ہیز ہی جسکو جہیل ہو وہ اب امتحان کرکے دیکھہ لے۔

اگر اِس توبہ نامہ جعلی کو بہ سبیل تنزل جناب مولانا ممدوح کا ہی تصوّر کرلین تو بہی ان اقرار ون سے کوئی ثالث (جو مولانا ممدوح کا نہ مخالف ہو نہ موافق) سمجہہ نہین سکتا کہ مولانا ممدوح نے اپنی سابق وہابی ہونے اور خنزیر کی چربی اور پہوپی خالہ سی نکاح کو حلال جاننے کا اقبال کیا ہے یا انکار۔ پہر ہم کیونکر تسلیم کرین کہ صرف ان مجمل اقرار ون سے مجسٹریٹ نے اُنکو چہوڑ دیا اور اِن ہی اقرار ون پر وہ مجمل فیصلہ لکہکر مشتہر کرنیکا حکم دیا۔

اگر کہو کہ انکا سُنّی ہونیکا اقرار اِس اقرار کا متضمّن ہے کہ مین خنزیر کی چربی اور خالہ پہوپی کے نکاح کو حلال نہین جانتا تو اِسکا جواب یہ ہے کہ یہہ ضمنی اقرار کافی و صحیح ہی تو یہہ مسلمانی کے اقرار مین بہی پایا جاتا ہی اس مسلمانی یا سُنی ہونے سی مولانا ممدوح نے انکار ہی کب کیا تہا۔ پہر اِن سے اِس ضمنی اقرار کے مخالف سوال ہی کیون کیا اور جواب کیون لیا گیا۔

اور اگر کہو وہابی مذہب کو بُرا جاننے کا اقرار وہابی ہونے سے معنًی انکار ہے تو اِسکا **جواب** یہہ ہی کہ مولانا ممدوح یا کسی اور سرگروہ اہلحدیث نے وہابی ہونیکا اقرار ہی کب کیا تہا جس سے آپ نے یہہ معنوی انکار کیا **اشاعۃ السنہ** سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ ہندوستان کے حدیث پر عمل کرنیوالی وہابی نہین ہین اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے اہلحدیث ہندوستان کو کوئی خاص علاقہ نہین ہی پہر مولانا کے وہابی مذہب کو بُرا کہنے کو انکار جدید قرار دینا اور اُسکو معنًی توبہ ٹہرانا کیا معنی رکہتا ہی

+ اسپر اگر کوی سوال کرے کہ جو کاغذ پاشا مکہ کا تم پیش کرتے ہو وہ بہی تو مجمل ہے اسمین بہی مجملاً لکہا ہی کہ جو نسبت اعتزال مولانا ممدوح کیطرف ہوئی تہی اس سی وہ بری لکہی چربی خنزیر کی حلت و نکاح پہوپی خالہ کے جواز سی برأت کی اسمین بہی تفصیل نہین ہی پہر وہ کیون تسلیم کیا جاتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ وہ کاغذ نہ تو مولانا ممدوح کے جواب دعوی کی نقل ہے نہ پاشا مکہ کا حکم یا فیصلہ وہ تو پاشا مکہ کا حکام مدینہ کے نام ایک خط (بمنزلہ راہداری کے پروانہ یا روبکار) ہے اسمین ان الزامات کی تفصیل کے کیا ضرورت تہی۔

اور اگر اپنے سابق خیال کے اظہار کا نام انکار یا توبہ ہے تو بہی مسلمانون کو (جو رات دن کلمہ شہادت پڑہتے ہین اور کفر و شرک و بدعات و معاصی سے برأت ظاہر کرتے ہین) نو مسلم اور کفر سے تائب کہنا چاہئے۔

مگر ہم کسی پرانے مسلمان کو خصوصًا ان مقدمہ کے بانیون اور معاونون اور اشاعت کنندون کی نسبت یہ کہین کہ یہ کفر سے تائب ہوکر مسلمان ہوئے ہین تو غالبًا ہمپر کفر کا فتوے لگایا جاوے

اور اگر کہو کہ حنفی ہونے اور حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار معنی ترک تقلید سے انکار اور مقلد ہوجانیکا اقرار ہے (اور غالبًا یہہ بات بہت لوگون کو اس نوٹ نامہ جعلی کے دیکھنے سے خیال مین گذرتی ہوگی تو اسکا جواب یہہ کہ حنفی ہونیکا اقرار ترک تقلید سے انکار اور مقلد ہوجانیکا اقرار نہین ہے بڑے بڑے مشاہیر علما حنفی کہلاتے گذرے ہین پر وہ اہل انصاف (مقلدین) کے نزدیک بہی مقلد نہین سمجہے گئے۔

امام طحاوی بڑے حنفی مشہور تہا مگر وہ امام ابوحنیفہ کے مقلد ہونے سے خود انکار ظاہر کرچکا ہی اسکا اس مضمون کا قول لسان المیزان حافظ ابن حجر سے ایقاف مین منقول ہے اور ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۱۰ مین موجود ہے۔

ونقل الحافظ ابن حجر فی لسان المیزان ج ۳ انه قال وکل ما قال به ابوحنیفة اقول وبه اقول بل یقلد الاعجمی وعصبی (الیقان)

امام ابو یوسف و امام محمد بہی حنفی مشہور ہین انکو بہی کوئی شخص (بشرطیکہ کتب اصول حنفیہ سے واقفیت ہو اور نہین تو ناظورۃ الحق علامہ ہارون حنفی کا رسالہ نافع کبیر مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی ہی اسکی نظر سے گذرا ہو) امام ابوحنیفہ کا مقلد نہین کہسکتا اسکی تفصیل کے ناظرین شایق ہون تو ہمارے ضمیمہ جات اشاعۃ السنہ نمبر ۷ نہایت ۹ جلد ۲ ملاحظہ کرین۔

مولانا ممدوح امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام طحاوی سے بڑے نہین پہر اگر اونہون نے باوجود مستدل اور عامل بالحدیث ہونیکے حنفی کہلایا (اگر کہلایا یا لکہدیا ہے) تو کیا تعجب ہی اور اُسکو مقلد ہونیکا اقرار کون کہسکتا ہے۔ یہی **سوال** وجواب اس قول کے متعلق ہوسکتا ہے جو مولانا ممدوح کیطرف نسبت کیا گیا ہے کہ مین حنفی مذہب کے **موافق فتوے** دیتا ہون کیونکہ کسی مذہب یا قول امام کے موافق فتوے دینا تقلید امام نہین کہلاتا اِسکو **توافق راے** کہا جاتا ہے۔ اِسی نظر سے مولانا ممدوح نے اِس کلام مین (اگر وہ واقعی کلام آپ کا ہے) لفظ **موافق** اختیار فرمایا ہے جنکو ان حضرات نے نہین سمجہا اور یہہ توافق راے سے فتوی دینا بڑے بڑے اکابر

قال القفال الشافعی و القاضی ابو علی الشافعی والقاضی حسین الشافعی لسنا مقلدین للشافعی بل وافق رایہ رایہ (معتنم)

عُلماء سے منقول ہے جنکو خود مقلد ہونیسے انکار رہا ہے۔ قاضی ابو علی اور قاضی حسین اور قفال جو (شافعی مشہور تھے) کسی مسئلہ مین شافعی مذہب کے موافق فتوے دیتے تو صاف فرماتے کہ ہم امام شافعی کے مقلد نہین ہماری اُن کی رای کا اتفاق ہوگیا ہے یہہ بات اُن سے فاضل قندہاری نے **مغتنم الحصول** مین نقل کی ہے۔

پہر اگر مولانا ممدوح نے بہی اسی معنی کر کہدیا کہ مین حنفی مذہب کے موافق فتوی دیتا ہون، تو اسمین اعتراف تقلید کہان پایا گیا۔

اس بحث سی ثابت ہوا کہ مولانا کا وہابی مذہب کو بُرا کہنا یا حنفی ہونے کا معترف ہونا یا حنفی مذہب کے موافق فتوے دینے کا اقرار کرنا (جو اُن حضرات نے مشہور کر رکہا ہے کسی ضمنی یا معنوی اقرار یا انکار کا جس کے

یہ لوگ مدعی ہون مُثبت نہین ہے اور اگر ان ضمنی اقرارون یا انکارون کو تسلیم بہی کرلین تو اِس سے ہمارا وہ اصلی اعتراض کہ فیصلہ یا توبہ نامہ جعلی مین جرائم کا صریح اقرار یا انکار ضروری تہا دفع نہین ہوسکتا ولہذا جن لوگون کو ہمارے بیان سے اِن ضمنی اقرارون یا انکارون کا بے اعتبار ہونا سمجہہ مین نہ آوے وہ یہی ایک سیدہی بات یاد رکہین اور اسی مین غور کرین کہ جن امور مین تنازع تہا اشتہار توبہ نامہ جعلی مین انکا صریح اقبال یا انکار نہ مولانا ممدوح کی کلام مین پایا جاتا ہے نہ پاشا کے فیصلہ مین - اسیوجہ سے بحکم قانون شریعت و عدالت وہ اشتہار جعلی و بناوٹی ہے اور عدالت عالیہ نائب السلطنت عثمانیہ کی طرف اسکی نسبت گستاخی و سوء ادبی ہے -

اسپر اگر کوئی اعتراض کرے جیساکہ ہمارے ہمعصر اخبار نویس کرتے ہین) کہ اگر وہ اشتہار جعلی ہوتا تو وہ مکہ مکرمہ مین چہپکر کیونکر شایع ہوتا - ہوا تہا تو اُسکی اشاعت کرنے والون پر پاشا کی طرف سے مواخذہ ضرور ہوتا - اِسکا جواب یہہ ہے کہ عجب نہین کہ یہہ اشتہار مکہ مین عام طور پر شائع نہ ہوا ہو اور اگر ہوا ہو تو عجب نہین کہ ان پر مواخذہ ہوا ہو اور اگر مواخذہ نہین ہوا تو عجب نہین کہ اِنہون نے سازش کرکے پہلے ہی سے کوئی حکمت عملی اور چالاکی کرلی ہو -

ہمارا دل تو یہی گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ کاغذ مکہ مین چہپکر شائع ہوا ہی تو ان ہی حضرات کرام یا اُن کی مثل اور خیر خواہان اسلام نے اِس موقع پر اہل عملہ سے ملکر ان کو کچہہ ترغیب† دلاکر کوئی جعلی تحریر مولانا ممدوح کیطرف سے دیوان مین پیش کردی ہے جو بظاہر انکی

† اِس تجویز مین ساکنان مکہ کی توہین ہے تو پہلے اسکے مجوز وہی حضرات ہین جو لکہہ چکے ہین کہ مولانا ممدوح اور انکے رفیقون نے وہان بہت روپیہ خرچ کیا - دیکہو اخبار نور الانوار و مظہر العجائب جسکی عبارت سابقاً منقول ہوچکی ہے -

زبانی انکار و برأت کے جسکے ہم بہی مدعی ہین اور اُسکی تصدیق کے لئے پاشا مکہ کا خط پیش کرتے ہین منافی نہین ہے۔ بلکہ فی الجملہ اُسکے مؤید و مصدق ہی۔ پہر کسی خیر خواہ اسلام (مگر بے علم†) نے اُس تحریر کو جسکو اُردو مین بتاتے ہین اعربی مین ترجمہ کرا کے مطبع میریہ مین چہپوا دیا اور اسی سازش اور حکمت عملی کے سبب اسکی طبع و تشہیر پر (اگر مکہ مین ہوئی ہے اور اسپر باز پرس نہین ہوئی) انکو کسی کے اعتراض و انکار کا خوف نہین ہوا اور اسی بنا پر عجب نہین ہی کہ یہہ حضرات مکہ والون سے اسکی تصدیق بہی کرا دین اور وہان کے علماء یا عوام یا بعض اہل عملہ کی **مہری تحریرین** اسکی تائید مین منگا دین۔

ولہذا اُن مہرون و شہادتون کے جواب مین ہم پہلے ہی سی کہدیتی ہین کہ ہمکو اِن مہرون اور شہادتون پر بہی شبہ اور جعلی ہونیکا گمان ہوگا ہمارے ظن و گمان کی تکذیب اور اس تحریر کی اصلیت کی تصدیق کا کوئی مدعی ہو تو ہمکو **مولانا کی اصل** دستخطی **تحریر** یا اسکا **فوٹوگراف** دکہا دین جیسا کہ ہم خط پاشا مکہ کا فوٹوگراف پیش کرتے ہین۔ ہندوستان سی کسی مسلمان فوٹوگرافر کو دو سو روپیہ خرچ کر کے مکہ شریف مین بہیجدین وہ اصل تحریر نہ لا سکے تو اسکا عکس ہی اُتار لاوے **اسکے مصارف** کا ان حضرات مخالفین مولانا ممدوح سے تحمل نہ ہو سکے تو نصف خرچ ہمسے لین۔

مولانا ممدوح کی اصل تحریر یا اُسکا فوٹوگراف ہندوستان مین آگیا اور اُسکو چار معتبر اشخاص دو مسلمان (ایک اہلحدیث ایک اہل تقلید)

† اگر وہ کسی اہلعلم (مولانا ممدوح کی مخالف کمیٹی یا کسی اور عربی دان) کا ترجمہ ہوتا تو وہ ایسا غلط نہ لکہا جاتا جیسا کہ وہ ہی اس کمیٹی سے جو مولانا کی پرخاش مین تہی اور کسی اور اہلعلم سی توقع نہین کہ استیبا کو استتابا لکہے اور معروف و مجہول کی تمیز سے مجہول رہی۔

دو مذہب غیر (ایک ہندو ایک عیسائی) نے مولانا ممدوح کی قلم سے (جیسا کہ توبہ نامہ جعلی مین بقلم خود لکھہ کر کہا) لکھا ہوا برآمد کیا اور بعینہ وہ عبارت (جو اشتہار مطبوعہ مطبع مکہ میرٹھ وغیرہ مین شائع کی گئی ہے) دستخطی جناب مولانا ممدوح نکل آئی تو ہم اس تحریر کو مان لینگے اور جہانتک ہمارا بس چلا ہم اپنے گروہ کے لوگون سے مولانا ممدوح کی اثبات کی کہ مینے مکہ مین توبہ نامہ نہین لکھا تکذیب کرائینگے اگر کوئی تکذیب نکریگا تو ہم خود جو اُن کے اخص تلامذہ سے اور دلی معتقد و مرید ہین تکذیب کرینگے اور اُسکی خوب تشہیر کرینگے اور اس امر مین انکی نصرت سے ہٹ جاوینگے اور انکی حمایت اور برات مین پھر کبھی قلم نہ اُٹھائینگے ہم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہین اور اسکو ضامن وگواہ بناتے ہین واللہ ثم باللہ ثم تاللہ وکفی باللہ وکیلا وکفی باللہ شہیدا۔ اس سے بڑھکر ہماری نیک نیتی و صداقت اپر کوئی اور دلیل کیا چاہیگا اور اس توبہ نامہ کی صدق یا اُسکے برخلاف کی امتحان کا کوئی اور سہل طریقہ بتائیگا۔

(۵) خط یاروبکار پاشا مکہ بنام پاشا مدینہ جو صفحہ (۳۱۱) مین منقول ہی صاف اور یقینی شہادت دیتا ہی کہ یہ توبہ نامہ جعلی ہے اس خط مین برأت ذمہ کا بیان ہی جسکا مطلب یہ ہے کہ جو جرم مولانا ممدوح کے ذمہ لگائی گئے تھے وہ انسے سرزد نہین ہوی اور یہ مطلب مضمون توبہ نامہ کے (جس سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ جرم سرزد ہوی تھی پھر انسے مولانا تائب ہوی) صریح مخالف ہی اور اس خط کی صداقت مین تو کوئی شک نہین کر سکتا کیونکہ اسپر پاشا مکہ کی خاص مہر ثبت ہی اور مخالفین† مولانا ممدوح نے بھی اسکو تسلیم کر لیا ہے

† دیکھو کشف الاشرار بیخ فصل ۱۱ جلد ۳۱ کالم اسطر ۴ وہ جسمین یہ وانہ راہاری کی تفسیر ان الفاظ سے کی ہی (جو حاکم کو نے ابدان کہتے ثابت ہوے ہیچو اہنشل نخے دیاہتا) اور شہادت گمنام دہلی جسکا ذکر صفحہ (۳۳۹) مین آویگا۔

لاجرم اسی توبہ نامہ کو (جو اسکے مخالف ہی) حجتی کہنا پڑیگا۔

اِس خط کے موجود ہونے یا اسپر پاشا مکہ کی مہر ثبت ہونے مین کسیکو شک ہو تو مواضع منفصلہ ذیل سے جسمقام مین چاہے اصل خط یا اُسکا فوٹوگراف دیکھ لے اصل تو دو مقام (دہلی اور لاہور) مین دکھایا جاسکتا ہے اُسکا فوٹوگراف مواضع ذیل مین

مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا	مقام	اعیان جنکے نام فوٹوگراف روانہ ہوگا
امرتسر	حکیم محمد دلاور خان صاحب	سالکوٹ	مولوی غلام حسن صاحب
ایبٹ آباد	مولوی احمد اللہ صاحب	حیدرآباد دکن	مولوی چراغعلی صاحب یا مولوی صلاح الدین صاحب
آرہ	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک فارسٹ ڈپارٹمنٹ	راولپنڈی	منشی محمد سعید صاحب
الہ آباد	مولوی محمد ابراہیم صاحب	رحیم آباد	شیخ احمد اللہ صاحب
بنارس	مولوی محمد حسین صاحب (دائرہ شاہجہانپور)	سکھر	میان محمد رمضان صاحب
بنگلور	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ	کوئٹہ	ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب
بمبئی	مولوی محمد شریف صاحب مہتمم منشور محمدی	کلکتہ	مولوی عطاء الرحمن صاحب کلرک حفظان صحت
بہیرہ	حافظ عظیم اللہ صاحب یا مولوی عنایت اللہ صاحب	لکھنو	مولوی عبد الحی صاحب
پٹنہ	حکیم فضل الدین صاحب	لودیانہ	مولوی محمد حسن صاحب
پشاور	مولوی سید احمد حسین صاحب	مدراس	مولوی سید فخر الدین صاحب
پیشاور	ماسٹر غلام حسین صاحب یا مولوی رحمت اللہ صاحب	ملتان	منشی محمد صاحب
پونہ	منشی احمد حسن صاحب	نابہ	ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب
جالندہر	ڈاکٹر کبیر الدین صاحب	نصیرآباد	حاجی احمد حسین صاحب نقشنویس
حیدرآباد	مولوی محمد یٰسین صاحب شیخ عبد الغنی صاحب	وزیرآباد	حافظ عبد المنان صاحب
	منشی دین محمد صاحب	ہوشیارپور	مولوی الٰہی بخش صاحب

اِن حضرات مین بعض اشخاص ایسے بہی ہین جن سے ہمکو سابق راہ و رسم خط و کتابت نہین ہے اُنکی خدمت مین ہم بلا تعارف و استحقاق سابق (اُنکو امین و خیر خواہ اسلام و طالب وفاق اہل اسلام سمجہکر) یہہ خط ارسال کرینگے وہ حضرات ازراہ لطف و کرم لوگون کو یہہ خط ملاحظہ کرائین اور مولانا ممدوح کو تہمت اہانت سی اور پاشا مکہ کو الزام ظلم اور دار و گیر و مزاحمت بیجا سے بری کرین تاکہ مسلمانون کا باہمی جوش و نفرت کم ہو اور کوئی صورت وفاق پیدا ہو۔

اسی طرح مولانا ممدوح کے مخالفین (اگر وہ اِس آتش بغض و عناد و فتنہ و فساد کو بدستور مشتعل رکہنا چاہتے ہین) مولانا ممدوح کے توبہ نامہ کے فوٹوگراف کو جابجا مشتہر کرین اور نہین تو دہلی و لاہور مین ہی سہی چنانچہ ہم دلیل نمبر ۴ مین بہی عرض کر چکی ہین

ان اصول و دلایل سی ہماری بیان کے مخالفین ہمارے بیان کو اپنے بیان پر ترجیح نہ دین تو ہمارے اور اپنے بیان کے نتائج کو (جو ہم ابھی بیان کرتے ہین) غور سی انصاف سے مسلمانون اور سلطنت روم کی خیر خواہی کی نظر سے دیکہین پس جس بیان کے نتائج بحق اسلام۔ مسلمانان۔ حرم محترم۔ پاشا مکہ اور دولت عثمانیہ بہتر سمجہین اس بیان کو ترجیح دین ہم کچہہ نہین کہتے محض ثالث ہو کر دونو بیانون کے نتائج بیان کرتے ہین و باللہ التوفیق

بیان نتائج ہر دو بیان

اگر ہمارا بیان غلط اور ہمارے مخالفین کا بیان صحیح ہے اور واقعی مولانا ممدوح کو پاشا مکہ نے قید کیا اور اُن کے مذہب مین دخل دیا ہی اور اس مذہب سے ہٹائے اور توبہ کرائے بغیر نہین چہوڑا اور اُن کے حقمین سفارش اور حمایت کونسل کا بہی لحاظ نہین کیا تو اسکا نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگ رعایا انگلشیہ پر سخت ظلم کرتے ہین اور برٹش گورنمنٹ کے حقوق اور رابطہ اتحاد و معاہدہ کا جو برٹش گورنمنٹ

کو دولت عثمانیہ سے حاصل ہی کچہہ پاس نہین کرتے اسمین نہ صرف مولانا ممدوح کی توہین پائی جاتی ہے بلکہ برٹش گورنمنٹ (جنکی رعایا کہلاکر اور خیر خواہی جتلاکر اور انکا پاسپورٹ اور چٹہیان دکھلاکر مولانا نے سخت تکلیف پائی ہے) کی بہی توہین اسمین موجود ہے اور ایسی حالت مین برٹش گورنمنٹ کا دولت عثمانیہ سی رابطہ اتحاد کالعدم ہے اور برٹش کانسل کا جدّہ مین اور اسکے نائب یا اسسٹنٹ کا مکہ مکرمہ مین رہنا اور وہان کے ہندی ساکنین کا اپنے حفظ امن کے لئے رعایا انگلشیہ کہلانا یا ہندوستان کی رعایا کا وہان جانیکیوقت گورنمنٹ کے پاسپورٹ اور چٹہیون پر اعتماد کرنا بلا حاصل ہے۔

اس صورت مین گورنمنٹ کا (نہ صرف ہماری خاطر بلکہ اپنے حقوق سلطنت کی محافظت کی نظر سے) منصبی فرض ہے کہ پہلے اپنی کانسل مقیم جدہ سے اس مقدمہ کی کیفیت طلب کرے (اگر اُسنے خود رپورٹ نہ کی ہو) اسکی رپورٹ سی بھی اس ظلم و تعدی کا کامل ثبوت نکلی یا کچہہ تائید پائی جاوے تو پہر اسباب مین سلطان روم سے خط و کتابت کرے اور بذریعہ سلطان ممدوح پاشا مکہ سے پچہلی کارروائیون کا جواب طلب کرے اور ایندہ ایسا پختہ اور باضابطہ انتظام کرے کہ پہر کسی پاشا کو رعایا گورنمنٹ انگلشیہ پر اس قسم کی دست اندازی اور مزاحمت کا بالکل اختیار باقی نہ رہی۔ اور اگر برٹش گورنمنٹ کا اس قسم کی درخواست اور اس مضمون کے مراسلت کرنیکا دولت عثمانیہ سے حق نہین ہے یا کوئی خاص حالت

گورنمنٹ انگلشیہ اور دولت عثمانیہ کی اس تحریک سے مانع ہی (چنانچہ سلطان الاخبار کے
وہ الفاظ جو صفحہ (۳۲۰) مین منقول ہوئی اس امر کیطرف مشعر ہین تو ہم ادب اور خلوص
سے معافی مانگ کر گورنمنٹ کی خدمت مین گذارش کرتے ہین کہ اس صورت مین وہ جدہ
سے اپنی کانسل کو اٹھالے اور اپنی رعایا (سنّی اہلحدیث اور اہل تشیع)
کو جو گورنمنٹ کی حمایت کے بھروسے باوجود خوف مخالفت ساکنان مکہ اپنا مذہبی فرض
(حج) ادا کرنے کے لئے وہان جاتے ہین یا بہ نیت حصول مزید ثواب وہان رہتے ہین
یہ امر جتادی تاکہ وہ لوگ اس سے ہوشیار ہوجائین کہ مین اگر اپنی جان کو خطرہ مین نہ ڈالین
اس کے بعد ہم بھی اس امر کا اشتہار و اعلان کردینگے گروہ اہلحدیث
اور گروہ اہل تشیع کو (جنسے اہلحدیث کو تشبیہ دیجاتی ہے) یہہ جتادینگے کہ آیندہ وہ گورنمنٹ
کی رعایا ہونیکے دعوے اور بھروسہ پر حج کے لئے نہ دوڑین اپنا آپ سنبھالکر (اہلحدیث
طریق عمل بالحدیث کو ہندوستان مین چھوڑکر اور حنفی مذہب کا کلمہ پڑھکر اور شیعہ تقیہ
اختیار کرکے) حج کو جائین یا اس عذر و خیال سے کہ اب انکی جان و مال کی وہان
خیر نہین ہے حج بیت اللہ کو اپنے ذمہ سے ساقط سمجھکر یہان ہی سے
بیٹھے بیٹھے دلی عقیدت سے سلام اور اسی استقبال کعبہ پر (جو وہ پنجگانہ نماز مین اس پاک
گھر کیطرف کرتے ہین) اکتفا کرین۔ اور جو لوگ اس حالت عذر پر بھی اپنے شوق
زیارت کو ضبط نہ کرسکین وہ کم سے کم اتنا بچاؤ تو اپنے ساتھ لیلیا کرین کہ بجائے
پاسپورٹ اور چٹھیات معزز عہدہ داران گورنمنٹ ہندوستان کے مذہبی ریفارمرز
مقدس علما اور حضرات اڈیٹرز سے سارٹیفکیٹ حاصل کرلین اور ان سے اس امر کا

وعدہ لین کہ اِن کے مکہ پہنچنے کے بعد حضرات علماء ہندوستان سی رسالہ انتظام المساجد
اور جامع الشواہد یا ان کے مثل کوئی اور کیمپ بہیجکر یہہ نہ لکہدین کہ یہہ لوگ کافر
اور واجب القتل ہین اور حضرات ایڈیٹرز اپنے اخبارون مین انکی مٹی پلید نکرین
(لیکن اکثر بیچارہ عوام اتنے دوراندیش کہان ہین اور ان حضرات تک انکو رسائی کب ہے
لہذا ہم ہی انکی طرف سی ان حضرات کی خدمت مین فتوی اور سارٹیفکیٹ کے لئے
درخواست اِس مضمون کے خاتمہ پر پیش کرینگے براہ مہربانی وہ اسکا جواب دین
تاکہ ہم اسکو اشاعۃ السنہ مین درج کردین اور اگر ہمارے مخالفین کا بیان غلط اور
ہمارا بیان صحیح ہے اور مولانا ممدوح سے قید یا زدوکوب کی مزاحمت اور ان کے
مذہب مین کسی نوع سی مداخلت نہین ہوئی صرف آپکو پاشا مکہ نے اُن کے دشمنون کے
کہنے سی بلایا ہے اور برٹش گورنمنٹ کانسل کے کہنے اور جتانے سے کہ یہہ معزز اور خیرخواہ
گورنمنٹ ہین یہہ عذر کیا کہ ہمنے اِن کی حفاظت کے لئے انکو اپنے پاس رکہا ہے ،
آخر انکا بیان سُنکر آپکو بری ذمہ کیا اور بری الذمہ ہونیکا سارٹیفکٹ دیکر عزت سے
رخصت کیا تو اُسکا نتیجہ یہہ ہے کہ اِس گورنمنٹ کی حدود سلطنت دولت
عثمانیہ مین بڑی وقعت و عزت ہے کہ نائب دولت عثمانیہ (پاشا مکہ) نے
مولانا ممدوح سے باوجودیکہ ساڑہی تین سو آدمی نے اُن کے برخلاف شہادت دی
صرف اسوجہ سی کہ برٹش کانسل کے وکیل نے اِنکا معزز و خیرخواہ گورنمنٹ ہونا ظاہر کیا
تہا اُن سے کوئی ملزمانہ سلوک نہ کیا صرف اِن مفسدون کی خاطر سے یا مہاما کی حفاظت
کے لئے انکو اپنی مکان مین رکہا اور آخر اون کا بیان سنکر اور انکا بیجرم و صاحب کمال ہونا

معلوم کرکے انکو عزت کے ساتھ مرخص کیا - اِس صورت مین برٹش گورنمنٹ
کو دولت عثمانیہ سے پچھلی کارروائی کی نسبت کچھہ استفسار کرنے
اور اسکا جواب لینے کی کچھہ ضرورت نہین - ہان آیندہ کے لئے بہ نظر
رعایا پروری وعام ہمدردی اپنی رعایا (ساکنین مکہ ہون خواہ حجاج ساکنان ہند
خصوصًا جو معزز اور خیر خواہ گورنمنٹ ہین) کی حفظ وامن کا ایسا انتظام
کرنا مناسب ہے کہ اسمین اُن کے مخالفون یا سرکار کے بدخواہون کو گنجایش دخل نہ ہے
وہ لوگ پھر نہ کبھی معزز خیر خواہان گورنمنٹ کو وہان بستا ئین اور نہ عدالت مین
پھنسا دین جس سے وہان وہ مفسد اُن کے تئے ہین کرین اور ہندوستان مین اپنے ہم خیال وہم
مذہب اخبار نویسون سے انکی توہین کرادین ایک صورت (جس سے نہ دولت عثمانیہ کے
حقوق مین کسی نوع کی مزاحمت ہو اور نہ کوئی نئی مداخلت اور نہ کسی اور مسلمان کی حق تلفی
یا اُس کے حقوق مین دخل دہی ہے بلکہ وہ سابق عملدرامد کی ہی توسیع وتائید ہے)
ہمارے خیال مین یہ آئی ہے کہ برٹش گورنمنٹ دولت عثمانیہ سے دوستانہ
درخواست کرے کہ اگر آیندہ کوئی شخص برٹش گورنمنٹ رعایا سے
ہندوستان سے حج کے لئے مکہ جاوے خواہ اُس جگہہ کا مقیم ہو) وہان کسی جرم
کا (سیاسی ہو خواہ دنیا کے متعلق) ارتکاب کرے تو اُسکو پاشا مکہ بلا واسطہ
برٹش کانسل اپنی عدالت مین طلب نہ کرے اور نہ کوئی کارروائی یا تجویز
اخیر اسکے مقدمہ مین اپنے آپ کرلے - بلکہ اس شخص کا مقدمہ تحقیقات اور
سزا کے لئے برٹش کانسل یا اسکی مسلمان نائب یا اسسٹنٹ کے سپرد کرے

مکہ معظمہ کو ہندی مسلمانون کے حفظ امن کی تجویز

یہ نہو سکے تو کم سے کم اتنا تو ضرور ہو کہ برٹش کانسل اسکے مقدمہ مین اول سے آخر تک بطور جیوری کے شامل اور شریک رہی اور جو کارروائی ہو اسکے اتفاق رای اور تجویز سے ہوا کرے اور اس کارروائی کی تحریر (یا نقل) اُسکے دفتر مین بہی رہی۔

اِس صورت سے یقین ہے نہ کسی ان کی مذہبی مخالف اور بدخواہ گورنمنٹ کو انکی ایذا رسانی کی جُرأت ہوگی نہ ان کے مذہبی بہائیون کو جہوٹی خبرین شایع کرنیکی گنجایش رہیگی نہ کسی گورنمنٹ کیطرف کوئی بات ظلم یا توہین کی عاید ہوگی۔

یہہ صورت بالکل اجنبی اور نئی نہین ہے پہلے بہی برٹش کانسل مقیم جدّہ ہندیون کے (جو برٹش گورنمنٹ کی رعایا ہین اور مکہ مین رہتی ہین) استغاثی سُنتا ہے اور اُن کے مقدمات مین دخل دیتا ہے۔ اور اپنے مظلوم رعایا کی حق رسی کراتا ہے ہمنے اس تجویز مین یہہ وسعت تجویز کی ہے کہ اول سے آخر تک اسکو مداخلت رہی اسکی شمولیت کے سوای کسیکی طلبی بہی نہ ہونے پاوے جسمین اِنکے دشمنون کو طرح طرح کے الزامات اور اتہامات کی گنجایش ہے مولانا ممدوح کے مقدمہ کی نسبت اہلحدیث کو پاشا مکہ کی نسبت کچہہ شکایت ہی تو صرف اس قدر ہے کہ عدالت مین انکی طلبی کیون ہوئی۔ اور تین دن تک انکو (خاص محل پاشا مین کیون نہ سہی) بندش کیون رہی۔ اتنی ہی کارروائی کو ان کے مخالفون نے کچہہ کا کچہہ بنا لیا اور تمام ہندوستان اور عرب مین انکو بدنام کیا آیندہ اِس طلبی رعایا برٹش گورنمنٹ کا بلا مداخلت و شراکت کانسل کسیکو وہان اختیار نرہے تو ان خرابیون اور شکایتون کا وقوع نہو۔ اِس قسم کے مزاحمت بیجا دور کرنے اور امن و آزادی قایم کرنے کے لئے

گورنمنٹ ایک مدت سے ساکنان مصر سے (جو انکی رعایا نہین ہین) ہمدردی کر رہی ہے اور اس سے پہلے خلیوان ابی سینیا سے ہمدردی کر چکی ہے اور اپر لشکر کشی کر کے اُنکو قید غلامی سے آزادی دلا چکی ہے یہان تو اُنکو اپنے خاص وفادار رعایا کی آزادی قایم کرنیکے لئے صرف قلم اُٹھانے اور ایک دوستانہ خط کے لکھنے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے۔ اسلئے ہمکو امید ہے کہ ہمارے اس تجویز پر (یا جو اس کے شل مفید ہو) گورنمنٹ ضرور توجہ کریگی اور اپنی وفادار رعایا کو آزادی دلائیگی جیسا کہ خود اُس نے آزادی دے رکھی ہے۔

اب ہمارے ناظرین (موافقین ہون خواہ مخالفین) **انصاف** سے کہین کہ ان نتایج کی نظر سے ہمارا بیان درست و راست اور تسلیم کرنے کے لایق اور بحق اسلام و مسلمانان مفید اور رابطہ اتحاد برٹش گورنمنٹ و دولت عثمانیہ کے مناسب حال ہے یا ہمارے **مخالفین** کا بیان۔

ہمارے ضمیمہ نمبر ۹ جلد ۶ مین مضمون مترجمہ کو بعض اسلام کے **دوست** (مگر نادان) پڑھکر یہ فرمانے لگے کہ صاحب اشاعۃ السنہ برٹش گورنمنٹ کو سلطان روم سے لڑانا چاہتا ہے **وہ صاحب** اب انصاف کو ایمان کو دوراندیشی کو پیش چشم رکھکر ہمارے بیان اور اُسکے نتایج۔ اور مخالفین کے بیان اور اُسکے نتایج کو غور سے پڑھکر کہین کہ برٹش گورنمنٹ اور دولت عثمانیہ مین **لڑائی کرانیوالہ کون شخص ہے۔ کیا ہم ہین جو یہ کہتے** ہین کہ نہین نہین وہان (مکہ مین) ایسا کوئی امر نہین ہوا جس سے برٹش گورنمنٹ رعایا کی اور اسکے سبب اس گورنمنٹ کی توہین ہوئی ہو لہذا برٹش گورنمنٹ گذشتہ حالات کی نسبت دولت عثمانیہ سے کچھ دریافت نہ کرے۔ صرف آیندہ کے لئے ایسا انتظام کرادے جسمین رعایا برٹش گورنمنٹ کو اُنکے مخالفون اور گورنمنٹ کے بدخواہون سے تکلیف نہ پہونچے۔ یا ہمارے **مخالفین** جو یہ بیان کرتے ہین کہ پاشا مکہ نے برٹش گورنمنٹ رعایا سے یہہ مخالفانہ سلوک کیا اور وہ برٹش کانسل سے ایسی کم التفاتی سے پیش آیا جسکا لازمہ یہہ ہے کہ گورنمنٹ ضرور ان جیسا مزاحمتون اور کم التفاتیون کی (یا فرض کرو) بے ادب کرے اور بات بڑھے۔ ناظرین اہل انصاف سے

امید ہو کہ ہمکو کبھی باہم لڑنیوالا قرار نہ دینگے - ان ہی حضرات مخالفین کو یہ ایڈریس (لقب) عطا کرینگے - ہمارے بیان اور بیان مخالفین کا (بوجہ اول) دوسرا پولیٹیکل نتیجہ یہ ہو کہ اہلحدیث ہند پر شش گورنمنٹ کی حکومت کو بہت غنیمت جانتے ہین اور دل سے چاہتے ہین اور (امن آزادی کی نظر سے) اسکو اسلامی حکومتون سے زیادہ دوست رکھتے ہین کیونکہ وہ اسکو اپنے مذہب اسلام کا محافظ سمجھتے ہین اور یہہ بات تسلیم کیگئی ہے کہ ہر کسیکو اپنا مذہب پیارا ہے پھر جو اسکے حفظ و امن کا وسیلہ ہو کیون نہ اسکو پیارا ہو - اس نتیجہ کا یہ لازمہ نتیجہ لایق تسلیم ہے کہ اس گروہ سے گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کبھی نہ ہوگی جبتک کہ انکو اپنے مذہب کی پابندی رہیگی - ہمارے بیان کا تیسرا نتیجہ یہہ ہو کہ ہند وستان کے اکثر اخبارون نے گروہ اہلحدیث اور ان کے ایک سردار و مقتدا پر سخت ظلم کیا ہو جس سے انکو استغاثہ کا حق حاصل ہو لہذا اُن اخبار والون کو مناسب ہے کہ اس ظلم کے مکافات کرین اور ان خبرون خلاف واقع (جو مولانا ممدوح کی نسبت انہون نے شایع کی ہین) اپنے اخبارون مین تردید کردین وہ تردید نہ کرین اور پھر بھی یہہ اپنے راستی نہ ہون تو اسکا نتیجہ لایق تسلیم یہہ ہے کہ یہ گروہ نہایت صابر و بردبار ہے اور انکو کسی فرقہ اسلامی کی ایذا رسانی مدنظر نہین ہے جو یہہ کرتے ہین اپنے بچاؤ کے لئے کرتے ہین انکا کام کسیکو ایذا دینے کے بغیر چل سکے تو انکو کسی کے ایذا دینے سے کچھ مطلب نہین -

ایک گمنام اشتہار (یا اعلان) کسی گمنام مطبع دہلی مین چھپا ہی اسمین کوئی صاحب مجہول الاسم والرسم لکھتے ہین اگر یہہ لوگ (اہلحدیث) اپنے دعوے مین سچے ہین اور یقیناً جانتے ہین کہ مولوی صاحب کے ساتھ یہہ معاملہ ہرگز نہین ہوا تو مطبع میر یہ سلطانیہ پر بیشک عزت کی نالش کیون نہین کرتے - بنک بھوپال اور پٹنہ کا بیت المال کس روز کام آئیگا - انکی خدمت مین التماس ہی کہ اگر اس قوم اہلحدیث مین مسلمانون کی باہم اتفاق جو مصالحت پژوہ ایڈیٹر لشاعۃ السنہ وغیرہ جیسے اشخاص ہوتے تو اب تک بیسون پرچے اور ہندوستانی اخبارون پر نالشین ہو جاتین - ہمارے پاس [illegible] عزیز رئیس و زمینداروں

(اہلحدیث) کے خطوط نالش کرنیکی اجازت لینی کو آئے ہوئی ہین (جو چاہے ان خطوط کو دیکہہ لے) ہم انکو نالش سے مانع ہوئی ہین اور یہہ وعدہ دیچکی ہین کہ ہم ایسی تدبیر و تجویز کرینگے جس سی بغیر نالش اور کسی فریق یا شخص کو تکلیف دینی کے ہمارا کام چل جائی - اور ہم کو ان تکالیف سے نجات ہوجائے - جسکا ایفای ہمنے اس تجویز سے کیا ہے جو گورنمنٹ کی خدمت مین عرض کرچکے ہین - اگر گورنمنٹ نے ہماری اس تجویز کیطرف توجہ نہ کی اور ہمارے اسلامی بہائی اخبار نویسون نے بہی اس ظلم کے مکافات نہ کی تو مطبع میریہ تو ریاست غیر مین ہے ان حضرات ملکی اخبار نویسون پر تو ضرور نالشین ہوجاوینگی - ہماری احباب جلدی نہ کرین تہوڑے دن ازراہ کرم صبر کرین - دیکہین تو سہی ہوتا کیا ہے - یہ نالش نہ کرنیکا جواب ہی -

رہا جواب اس رمز و اشارہ کا کہ بنک بہوپال اور پٹنہ کے **بیت المال** کا روپیہ کس روز کام آویگا ؟ سو ہم نمبر ۱۲ مین عنقریب ایسا کافی و شافی جواب دینگی کہ پہر آپ کی یا کسی اور آپ کے مذہبی بہائی کے زبان پر یہہ کلمہ نہ آئیگا اور گورنمنٹ کو روشن دلایل سی معلوم ہوجائیگا کہ گورنمنٹ کی مخالفت کے لئے بیت المال جمع کرنیوالے اور ان ارادون اور تدبیرون مین رہنی والے ان ہی حضرات کے مقلدین بہائی ہین اہلحدیث کا دامن اس تہمت سی پاک ہی

ما اہل حدیثیم و غارا نہ شناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

اب ہم اس مضمون کو **ختم** کرتے ہین اور اپنی ناظرین سی امید رکہتی ہین کہ ہماری اس بحث و بیان کو اعتراض نمبر ۴ مشیر قیصر کے جواب مین کافی و وافی سمجہین گے اور حسب وعدہ گروہ اہلحدیث کی طرف سی حضرات علماء اور ایڈیٹرون کی خدمت مین فتوی اور سارٹیفکٹ کی درخواست پیش کرتے ہین -

چہ میفرمائید علماء دین و اڈیٹران با تمکین

اندرین صورت

اہلحدیث جنکی عقاید یہہ ہین [illegible] (کہ یہہ ہون) کہ خدا تعالی واحد لاشریک ہی کذب وغیرہ عیوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پاک ہے کوئی چیز اجسام وغیرہ سے اُسکی مثل نہیں ہے - اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں تبلیغ احکام میں معصوم ہیں اور جن چیزوں کو خدا اور رسول نے حلال کیا ہے حلال ہیں جنکو
حرام کیا ہے (جیسے خنزیر - نکاح محرمات خالہ پھوپی وغیرہ) حرام ہیں - آنحضرت کے خلفاء راشدین
(ابوبکر صدیق - عمر فاروق - عثمان ذی النورین - رضی اللہ عنہم - علی مرتضی علیہ السلام) کی خلافت
برحق ہے اور اہلبیت نبوت کی محبت و موالاۃ ایمان کا جزء ہے - اور مجتہدین مذاہب مشہورہ اور
شایخ طرق قدیمہ سب کے سب خدا تعالی کے مقبول بندے ہیں) مسلمان کلمہ گو ہیں یا نہیں؟
نہیں تو بیان فرماویں کہ کونسی شرط اسلام یا جزء ایمان انمیں پائی نہیں جاتی - اگر مسلمان ہیں
تو پھر وہ کعبہ شریف کے حج اور وہاں کی اقامت کا عام کلمہ گویوں کے مساوی استحقاق کہتے
ہیں یا نہیں - نہیں تو وجہ عدم استحقاق بتا دیں اور یہہ بیان فرماویں کہ شیعہ اور خارجیوں
وغیرہ کلمہ گویوں کو ان پر کیا فوقیت ہے کہ وہ اس استحقاق سے محروم نہیں ہیں اور بلا روک ٹوک حج
کرتے ہیں - اور اگر وہ سب کلمہ گویوں کے مساوی استحقاق رکھتے ہیں تو انکو فتوے دا جازت
دیں - مگر علماء یہہ وعدہ کریں کہ انکے مکہ پہنچنے کے بعد رسالہ جامع الشواہد زرد کا غذ یا رسالہ انتظام امر حج
مکہ میں ارسال فرما کر یہہ نہ لکھیں گے کہ یہہ کافر و واجب القتل ہیں - اور اڈیٹر یہہ عہد دیں کہ اخبار
میں اپنی نسبت یہہ نہ چھاپ دیں گے کہ یہہ خنزیر کی چربی اور کتے کے گوہ موت کو حلال اور پاک
سمجھتے ہیں اور مکہ میں یہہ یوں ذلیل ہوئے - اور اگر یہہ انکو فتوی اور سارٹیفکیٹ نہ لکھدیں اور
اُدھر کے والے انکو چین نہ لینے دیں یا رین پٹین یا قید کریں تو پھر یہہ حضرات ارشاد کریں کہ ایسی
صورتمیں ان کے ذمہ سے فریضہ حج ساقط اور معاف ہے یا نہیں - جسکا کہ راستہ کی لوٹ مار والی اور ڈاکو ں
کے خوف سے حج معاف ہونا کتب فقہ شریفہ میں لکھا ہے **یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا**

التماس - (۱) اڈیٹران اخبار جنکو الحمد للہ سے کاوش نہیں اس درخواست دا ستفتاء کو
اپنے اپنے اخبار دن میں درج فرماوین -

(۲) اعیان واشخاص اہلحدیث جنکو ہمارے رسالہ کے کل یا بعض حصہ سے اتفاق ہو وہ سکہ توافق رائے

* مذہب خاص حنفی کا ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب اہلسنت کا یہی مذہب ہے - اسلئے ہم نے اسکو اختیار کیا ہے

بقیہ نمبر ۳ جوابات مشیر قیصر

سوالات علماء بمبئی کے جواب سے گریز کرنیکے طعن کے جواب کا بقیہ

اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہیں تو اشاعۃ السنہ نمبر ۶ جلد ۱۴ کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) آپ نے فرمایا ہے (جسکا ماحصل یہ ہے) کہ علماء بمبئی کا اپنے سوالات میں کتب احادیث کا حوالہ نہ دینا انکی اولوالعزمی و نیک نیتی پر مبنی تھا اور انہوں نے قبل از انکار یا اقرار مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب انکی کتابوں کا حوالہ دینا خلاف تہذیب و مخالف دآب مناظرہ سمجھا ورنہ انکے پاس سامان سب تیار تھا مولانا میدان مناظرہ میں ثابت قدم رہتے تو وہ سبھی کچھ بتا دیتے۔

خاکسار ملتمس ہے یہ تجویز صرف آپ کی حسن ظنی و نیک نیتی و اولوالعزمی کا نتیجہ ہے ورنہ ان سوالات کا پتہ و نشان تو روئے زمین پر کہیں نظر نہیں آتا نہ علماء بمبئی کے پاس ان سوالات کا کچھ ثبوت ہے نہ اہلحدیث کی کتابوں میں انکا کہیں ذکر و اشارہ ہے۔

آپ اس حسن ظنی کو نفس الامر کے مطابق سمجھتے ہیں تو علماء بمبئی کے وکیل ہو جائیں ان سے ان سوالات کا پتہ و محل دریافت کر کے پیش کریں پھر جو چاہیں ہمسے خواہ مولانا ممدوح سے لکھا لیں یا منوا لیں۔ یا علماء بمبئی کو بمبئی میں چھوڑ دیں اور مولانا ممدوح کو ہی ایک طرف رہنے دیں۔ آپ خود **میدان مناظرہ** میں صف آرا ہو جائیں اور مجھ سے ان مسائل میں سے اخبار گہربار مشیر قیصر میں (جو اکثر دیسی اخبارات کی نسبت بے تعصب و مہذب کہلاتا ہے) بحث کر لیں۔ ع ہیں میدان ہیں چوگان ہیں گو۔ مگر شور و شغب و انتشار و زشت سے بچنے کے لئے سبھی سوالات سے یکبارگی تعرض نہ کریں بلکہ یکے بعد دیگرے طے کریں تبھی کہ سب سے پہلے سوال ہفتم علماء بمبئی کا کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہے (جو ان کے خیال میں نہایت لطافت و نفاست و تہذیب و علمیت پر شتمل ہے) کسی چھوٹی بڑی نئی پرانی معتبر یا غیر معتبر (دیکھئے ہم آپکو کیسی سہولت دیتے ہیں) کتاب اہلحدیث سے پتہ و حوالہ دیں اسکے بعد اور سوالات کا ثبوت

پیش کرین۔ اِس سوال کو طے کرنیکی پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرین گے تو ہم اسکو بیجا اولجہاؤ سمجہکر اسکا جواب ندینگی۔ مگر اپنے بیان و ثبوت مین دو شرطون کے پابند رہین اول یہہ کہ جو بات اہلحدیث کی ذمّہ لگاوین وہ اِنکی کلام کا منطوق ہو نہ صرف مفہوم ان کا اصل مذہب ہو نہ اسکا لازم۔

کیونکہ مفہوم کلام بسا اوقات ایسا ہی ہوا کرتا ہی جسکا متکلّم کلام ارادہ نہین کرتا اور نہ اُسکو پسند رکہتا ہے اور لازم مذہب بہی عین مذہب نہین ہوا کرتا۔

دیکہو خدایتعالی نے قرآن مجید مین لحم خنزیر کو حرام فرمایا ہی اُسکے بہت سی مفہوم ایسے ہین جو خدا تعالی کی مراد نہین ہین وعلی ہذا القیاس۔

دوسری شرط یہہ ہے کہ جو بات آپ اہلحدیث کے ذمہ لگاوین وہ ایسی نہ ہو جو آپ کی کتب مین پائی جاتی ہو ورنہ اِس مصرع کا مصداق بننا پڑیگا ؎ مین الزام اُسکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا لیجئی اُسبات کا جواب آپ ہی کو دینا پڑیگا۔

یہہ تو شرطین ہین۔ اب ایک مصلحت و مشورہ کی بات کہنی سے بہی دریغ نہ کرون۔

آپ جو کچہہ لکہین اشاعۃ السنہ نمبر ۸ و ۹ جلد ۶ (جو زیر طبع ہی اور عنقریب آپکے ملاحظہ مین گذریگا اگر آپنے طلب کیا۔) کے ملاحظہ کے بعد لکہین شاید اس سی آپ کی یہہ حُسن ظنی اور رنگ بدلے اور اسباب مین بحث کی حاجت ہی باقی نہ رہی۔

(۳) آپ نے فرمایا ہی کہ مولانا ممدوح حج سی واپس آئے تو علماء بمبی کا جواب ضرور تحریری دین خاکسار مُلتمس ہی کہ یہہ بات تو مین پہلی ہی کہہ چکا ہون کہ علماء بمبئی یا آپ اِن کے وکیل ہو کر یا اصالۃً اِن سوالات کی کتب اہلحدیث سی نشان دہی کرین پہر جو چاہین جناب ممدوح سے خواہ ہمسی لکہوالین۔

یہان ایک اور لطیفہ عرض کرنا مناسب نظر آیا کہ اگر ہر لغو و بیہ[illegible] بات کا جواب دینا

لازم ہی اور ایسا سوال کرنا بہی جایز ہے تو آپ ہمکو اجازت دین کہ ہم اسی قسم کا ایک سوال آپ سے کرین پہر آپ ہمکو اسبات کا جواب دین اسکے بعد مولانا ممدوح بہی ان سوالات کی جواب مین وہی بات لکہدینگے جو وہ زبانی فرما چکے ہین۔

مگر مین معافی مانگ کر یہہ عرض کرتا ہون کہ وہ سوال اسی قسم سی ہوگا جس قسم سی علما بمبئی کے سوالات ہین اور ہمنی اُن کے نظایر اپنے مضمون **ترقی معکوس** کے خاتمہ مین بیان کئے ہین (جو مشیر قیصر نمبر ۴۲ کے صفحہ ۶ کے تیسری کالم مین منقول ہین) پہر اس سوال کو گستاخی وسوء ادبی وبدتہذیبی قرار نہ دیا جاوی۔

(۴) آپنے بجواب ہماری مضمون ترقی معکوس) قضیہ معکوسہ بنایا اور اُسمین فرمایا ہی کہ یہ ارشاد (الزام تکفیر مسلمانان) شاید اُسوقت صحیح ہوتا جب لامذہب اہلسنت سے متقدم ہوتے یا اہلسنت اس فرقہ محدثہ کے پیچہی پڑتے یا وہ بُرا بہلا کہنی مین ہدایت کرتے۔ یہان قضیہ معکوس ہی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اہلسنت کو مشرک اور کافر اور عبدالاوثان کہا ہی۔

خاکسار اولا یہہ التماس کرتا ہے کہ اگر آپ ہمکو بحث وخطاب سی عزت بخشنا چاہتی ہین تو بندہ قلم ہدایت رقم کو ایسے غیر مہذبانہ الفاظ (لامذہب فرقہ جدید وغیرہ) سے (جنسی گروہ اہلحدیث کے نوجوانون کو اشتعال پیدا ہوگا اور اُسکے مقابلہ مین آپ کے مذہب اور اُس کے واضعین کے حقمین اُنکی قلم سے بُرا بہلا نکلیگا۔) روکین اور اس بیت صائب کو پیش چشم رکہین ؎ دہن خویش بدشنام میالا صائب + کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد۔

کوئی کسیکو کافر ملحد دہریہ لامذہب بدمذہب اور مشرک ہی کیون نہ سمجہتا ہو مگر جب اس سے تخاطب کرنا چاہئے تب اسکو تہذیب شرافت وانسانیت ان الفاظ کے بولنے کی کبہی اجازت نہین دیتے۔

اس دفعہ ہمنے (صرف اس خیال سی کہ جو آپ سے ہمکو شرف تخاطب حاصل ہوا ہی یہ بس غنیمت ہی اسکے ساتھ چار گالیان مل گئین تو ان پر بہی صبر مناسب ہی) صبر کیا چنانچہ کسی

ایسے ہی ہماری جیسے طالب صادق نے کہا ہی ؎

رنج راحت شد چو مطلب شد بزرگ گرد گلہ توتیائی چشم گرگ

آئندہ آپ ایسے الفاظ قلم مین لائین گے تو ادہر سے بجز سلام علیک کچہہ جواب نپائین گے اور اگر آپ کا اصل مطلب یہی ہے کہ دو چار گالیان دیکر مخاطب کو بہگا دین تو لیجئے ہم ابھی سے بہاگ جاتے ہین آپ اسی کو فتح سمجہہ لین۔ اسیطرح علماء بمبئی نے ہماری مولینا و شیخنا کو بہگایا تہا آپ بہی اُن ہی کا اقتدا کرین۔

ثانیاً ملتمس ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر کسیوجہ سی الزام عاید نہین ہو سکتا اسکو اہلحدیث ہندوستان سی کوئی خاص تعلق و نسبت نہین ہے جیسی کہ مقلدین مذہب حنفی سی اسکو نسبت و مشابہت ہی کہ یہہ لوگ حنفی مذہب کے مقلد ہین وہ حنبلی مذہب کا مقلد تہا۔ اہلحدیث تو کسی مذہب خاص مذہب کے مقلد ہین نہ کسی خاص شخص کے وہ تو کتاب و سنت کی پیرو اور خدا و رسول کے مقلد ہین و بس کما قال قائلہم ؎ زائر نجات خواہی آئین عشق سر کن ؛ از مصطفا شنیدن و از دیگران بریدن۔ اور خاصکر اس مسئلہ تکفیر مخالفین اہل قبلہ مین تو وہ اس سی مخالفت مذہب سی ظاہر کر چکے ہین **مولانا محمد اسمعیل شہید** ہی کو دیکہو وہ اپنے مخالفین کو کافر تو کہان مبتدع بہی نہین کہتی جسکی آپ بہی قول آیندہ مین اقراری ہین۔ **نواب صاحب** بہوپال کا رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ کا صفحہ ۷۳ ملاحظہ کرو جسمین نسبت محمد بن عبد الوہاب صاف لکہا ہی و مسائلہ مشہورۃ وفیہا المقبول والمردود واشہر ما ینکر علیہ خصلتان کبیرتان الاولی تکفیر اہل الارض بمجرد تلفیقات لا دلیل علیہا والثانیۃ التجاری علی سفک الدم المعصوم بلا حجۃ واقامۃ برہان

ترجمہ اور محمد بن عبد الوہاب کے رسایل مشہور ہین انمین سی کوئی مقبول ہی کوئی مردود اسکی جن خصلتون کو لوگ برا جانتے ہین انمین دو بڑی مشہور خصلتین ہین [illegible] تمام زمین والونکو صرف لپٹی (یا ملاوٹی) باتونسی کافر کہنا۔ دوسری بلا دلیل بیگناہونکی [illegible] ریزی پر جرات کرنا۔

اِس خاکسار کا رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۴ کو مطالعہ فرماؤ گے تو اسمین محمد بن عبد الوہاب پر بہت لے دی پاؤ گے۔ باینہمہ تحاشی و تبرّی محمد بن عبد الوہاب کے قول و فعل سے اہلحدیث ہندوستان پر الزام قائم ہو سکتا ہے تو آپ کا گروہ اِس الزام کا زیادہ تر مستحق ہے۔ وہ (اہلحدیث) آپکو کہہ سکتی ہین کہ محمد بن عبد الوہاب تمہارا ہی مقلّد بہائی تہا جس نے مسلمانون کو کافر بنایا اور مسلمانون کا نمبر گہٹایا۔

(۵) آپنے فرمایا ہے ایضاح الحق الصریح فی احکام المیّت والضریح مین دُنیا کے محدثین و فقہاء و اولیاء اللہ اور عُلماء کے افعال و عقائد بدعت ٹھرائے گئے۔ ہمنی مانا کہ صاحب ایضاح نے اطلاق لفظ مبتدع کا اُنپر جایز نہین رکہا مگر جب یہہ حضرات مرتکب بدعت ہوئی تو پہر مبتدع کا اطلاق خود بخود ہو گا یہہ عجیب بات ہی کہ ایک شخص مارتا ہو اور اُسی ضارب نہ کہین۔

خاکسار مُلتمس ہے جن افعال و عقاید کو مولانا محمد اسمعیل شہید نے کتاب ایضاح الحق مین بدعت قرار دیا ہی وہ نئی دُنیا کے محدثین فقہاء و اولیاء کے عقاید ہون تو اُنکا کوئی مُنصف و محقق حامی نہین پُرانی دنیا کے محدثین فقہا و اولیاء و علماء سی تو ایک شخص بہی وہ اعتقاد نہین رکہتا جسکو اونھون نے بدعت قرار دیا ہی آپ تمام دُنیا کی حالات کہان جانتی ہین اور کب بیان کر سکتے ہین یہہ تو زبانی دعوی ہین۔

آپ ہمکو وہ اعتقاد و اقوال دو چار ہی محدثین یا فقہا یا اولیاء یا علماء قرون ثلثہ سی (جنمین ہمارے سرتاج چارون امام مذہب اور اکثر اصحاب متون حدیث اور بیسیون متقدمین اولیاء و علماء داخل ہین) بنقل صحیح ثابت کر دین پہر دیکہین ہم اس کتاب ایضاح الحق کی کیسی خبر لیتے ہین؟

آپکا یہہ فرمانا کہ گو مولوی اسمٰعیل صاحب نے اِن لوگون کو مُبتدع نہین کہا مگر اِن کے افعال کو بدعت کہنی سے اِنکا مبتدع ہونا نکلتا ہی ہماری مُدعا کا عین مؤید ہی اِس سی یہہ تو ثابت ہوا کہ کہ مولوی اسمٰعیل صاحب نی مُسلمانون کو مبتدع نہین کہا چہ جای کہ کافر کہا ہو۔

رہا یہہ کہ اُن [illegible] اقوال کو بدعت کہنی سے اِنکا مبتدع ہونا نکلتا ہی سو یہہ (مبتدع ہونا نکالنا) آپ

لوگون کا فعل ہے۔ مولوی صاحب محمد اسمٰعیل مرحوم تو اُسکو پسند نہین کرتے۔ غایۃ ما فی الباب یہہ کہ اُسمین آپ اُنکی علمی غلطی تجویز کرین سو یہہ بات دوسری ہی۔ یہ ہمنے علی سبیل التنزل کہا ہی اور سچ پوچھو تو اُسمین بہی مولوی صاحب غلطی پر نہین ہین۔ بیشک لغۃً وعقلاً قیام مبدء حمل مشتق کا موجب ہوتا ہے اور یہی عامیانہ خیال ہی اور اسی پر مارنیوالہ کو ضارب کہنے کی مثال پھبتی ہی۔ مگر شرعاً (بحکم کتاب وسنت ومذاہب فقہاء اُمۃ) یہہ بات کلیۃً صحیح نہین ہی۔ جلد اول صحیح البخاری صفحہ ۹ سطر ۱۵ مین باب المعاصی من امر الجاہلیۃ ولا یکفر صاحبہا بارتکابہا الا بالشرک + ملاحظہ فرمائیے اور فقہاء ومتکلمین رحمہم اللہ اجمعین کے تصانیف مین مسئلہ عدم تکفیر اہل قبلہ دیکھیے اسکے بعد مولانا اسمٰعیل شہید کو جو کہنا ہو سو کہیے۔ مولانا مرحوم ان سب کے مخالف نکلے تو ہم پہر آپ کے ساتہہ ہین۔

(۶) آپنے فرمایا ہے پہر صاحب ایضاح نے ایضاح مین تقلید شخصی کو بدعت حقیقہ لکہا ہے اور تنویر العینین مین شرک۔ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار مین انکی ہان مین ہان ملایا ہے اور صاحب ظفر المبین نے آمنّا وصدّقنا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے جس تقلید شخصی (باعتقاد وجوب وبمقابلہ نصوص) کو مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم نے شرک یا بدعت قرار دیا ہے۔ اور مولانا سید محمد نذیر حسین نے اُسمین اُنکا اتباع کیا ہی وہ ایسی تقلید ہی جسکو کسی محقق حنفی شافعی حنبلی مالکی محدث فقیہ ولی متقی نے اختیار نہین کیا بلکہ بہتیرون نے اِسکو بُرا کہا ہے۔ دس بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ ستر جسقدر اعیان واکابر مذہب (جنہون نے ایسی تقلید کو بُرا کہا ہے) کے نام نامی آپ چاہین مین گن سُناتا ہون اور اگر آپکو اپنی کمیٹی کے صدر نشین مولوی محمد عبد الحی صاحب کے کلام پر اعتماد ہے تو اُنھی کے رسالہ النافع الکبیر اور فواید بہیہ سے اِس تقلید کی بُرائی ثابت کر دکہاتا ہون۔ پہر اگر مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم اور حضرت شیخنا المحدث دہلوی نے بہی اِسکو بُرا کہا تو کیا بُرا کیا۔ اب رہی ظفر المبین اور اُس کے مؤلف شیخ محی الدین سو وہ جانین آپ جانین

+ گناہ کفر کے کام ہین مگر اِن کے مرتکب کو (بجز [illegible]) کافر نہ کہا جائیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اُن کے ذمہ دار و جوابدہ نہیں ہیں اسکی وجہ ہم اخبار شیر قصیر میرٹھ جلد ۴ مطبوعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۳ء میں چھپا چکے ہیں آپ اسکو ملاحظہ فرما سکتے ہیں

(۷) اِن افادات کے خاتمہ پر بطور نتیجہ آپنے فرمایا ہے کہ باوجودیکہ مخالفین کیطرف سے اس قسم کی زبان درازیاں ہوتی ہیں مگر اہلسنت نے جواب میں صرف اس قدر ثابت کیا ہے کہ تقلید شخصی شرک و بدعت نہیں ہے۔ یہ نہیں کہا کہ لامذہب مشرک یا مبتدع ہیں کیوں نہ ہو خود ہی بُرا بھلا کہنا اور اُلٹا الزام کہنا۔ اب الصاف سے ارشاد ہو کہ یہاں ترقی معکوس ہے یا تضیہ معکوس"۔

خاکسار مُلتمس ہے کہ جناب کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے کینہ و صاف سینہ ہیں آپنے اپنے بھائیوں کے اس قسم کے رسائل جنمیں اہلحدیث کو کافر و مشرک و واجب القتل کہا گیا ہے ملاحظہ نہیں فرمائے۔ گلابی چودرقہ (جامع الفوائد فی اخراج الوہابیین عن المساجد) جنمیں اہلحدیث کو کافر و مبتدع کہا گیا ہے اور اس سے پہلا رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد جسمیں اہلحدیث کو مشرک کہنے کے ساتھ انپر قتل کا بھی فتوی دیا ہے اور اس سے پہلے رسایل ۱ تنویر الحق۔ توفیر الحق۔ تحفۃ العرب والعجم۔ مدار الحق۔ انتصار الاسلام اور افاضل کلمتہ کی لعن تالیفات جناب ملاحظہ فرماتے تو جناب کی طبیعت انصاف طینت سے امید ہے کہ یہہ بات کبھی زبان پر نہ لاتے اور علماء اہلحدیث کا اپنے سنّی بھائیوں کو مشرک و مبتدع نہ کہنا تو آپ مان ہی چکے ہیں

اِن عُذرانہ التماسوں اور دوستانہ گذارشوں سے اُمید ہے آپ کو یقین ہوگا کہ مضمون ترقی معکوس نہایت صحیح و درست ہے اور اسکا نقیض قضیہ معکوسہ صحیح ہیں ہے آیندہ اُسکا اختیار (اختیار نہ پڑھے گا) آپ — اور جملہ ناظرین کے اختیار میں ہے۔

[redacted] کا خیر خواہ بلا اشتباہ

ابو سعید محمد حسین لاہوری

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah